www.zumzum.com/khatme-nubuwwat

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | یکم تا ۷ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۶ جون تا ۲ جولائی ۹۸ | شمارہ نمبر ۵

توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

اور غیرت ایمانی کا تقاضہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

صلیب پر نہیں چڑھائے گئے

(ایک عیسائی محققہ خاتون کا اعتراف)

قانون توہینِ رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم
قرآن مجید کی روشنی میں

قادیانی مبالغے اور انکی حقیقت

مرزا قادیانی کو نبی کیوں بنایا گیا؟

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مرض پیشاب کے قطروں کا ٹپکتے رہنا:

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب!

السلام علیکم

اللہ رب العالمین کی ذات اقدس سے امید قوی ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ریاضتوں کو قبول فرمائے۔ (آمین)

س..... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں مرض پیشاب میں مبتلا ہوں اور اس طرح مبتلا ہوں کہ پیشاب قطروں کی شکل میں ٹپکتا ہی رہتا ہے، جس کے لئے میں مستقل ایک تھیلی باندھے رہتا ہوں جو کہ وقفہ وقفہ سے بھرتی رہتی ہے اور میں پھر تبدیل کرلیتا ہوں۔ اب میں اس پیشاب کی بھری ہوئی تھیلی کے ساتھ کیسے وضو کروں، کیسے مسجد میں جاؤں، کیسے نماز و دیگر ذکر و اذکار کروں؟ آپ رہنمائی فرمائیں۔ شکریہ

طالب دعا

طلعت خورشید، کراچی

ج..... اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت عطا فرمائے۔ چونکہ آپ معذور ہیں اس لئے نماز کے لئے ہر وقت کے اندر ایک دفعہ وضو کرلینا کافی ہے۔ جب تک وقت باقی رہے گا آپ کا وضو بھی قائم رہے گا، یعنی اس پیشاب کے عارضے کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا کسی اور عارضے کی وجہ سے ٹوٹے تو ٹوٹے۔

جہاں تک مسجد میں جانے کا تعلق ہے اگر آپ تھیلی خالی کرکے جایا کریں اور آپ کے بدن سے بدبو نہ آئے تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں، آپ جاسکتے ہیں، لیکن اگر بدبو آتی ہے تو آپ مسجد میں نہ جایا کریں، گھر پر نماز پڑھ لیا کریں۔ (واللہ اعلم)

کتا پالنا:

(محمد یوسف میاں، کراچی)

س..... ایک مسلمان کے لئے گھر میں کتا رکھنا صحیح ہے یا نہیں؟ اس گھر میں اگر کوئی دعا کرتا ہے تو دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ کیا فرشتے اس گھر میں آتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ میں ایک گھر میں ملازمت کرتا ہوں جہاں پر کتا ہے اور کتے کو کھانا وغیرہ میں دیتا ہوں؟

ج..... اگر گھر کی حفاظت کے لئے یا مویشیوں کی حفاظت کے لئے یا کھیتی باڑی کی حفاظت کے لئے کتا پالا جائے تو جائز ہے، لیکن رحمت کا فرشتہ اس گھر میں داخل نہیں ہوگا جس میں کتا ہو، اسی طرح اگر کتے کا لعاب آدمی کے کپڑوں کو لگ جائے تو کپڑے نجس ہوجائیں گے۔

س..... مولانا صاحب ہمارے بنگلہ دیش میں بڑے آدمی کے پاؤں چھوم کر سلام کرتے ہیں، جسے قدم بوسی کہتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج..... قدم بوسی جس کا رواج آپ نے ذکر کیا ہے، جائز نہیں، کیونکہ یہ سجدہ کی شکل ہے، اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

س..... درگاہوں اور مزاروں سے مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

ج..... مزاروں اور درگاہوں پر جاکر دعا کرنا اور اپنی مرادیں مانگنا جائز نہیں، ان مسائل کے لئے مناسب ہے کہ میری کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" کا مطالعہ کرلیا جائے۔

(پروفیسر حاجی امام بخش میمن شمس، شکارپور)

بینک ملازم کا مسجد، مدرسہ، زکوۃ، قربانی میں دل و جان سے پیسہ دینا:

س..... گزارش ہے کہ مساجد میں، مدارس میں، چرم قربانی میں، زکوۃ و صدقات وغیرہم میں مسلمان دل و جان سے رقم دیتے ہیں۔ ایک مسلمان جو کہ بینک ملازم ہے اور اس کا واحد ذریعہ معاش یہی ہے۔ قرآن پاک و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ایسے شخص کی شرعی حیثیت کیا ہوگی جو دل و جان سے دین کے مذکورہ شعبوں میں حصہ لیتا ہے اور رقم خرچ کرتا ہے؟

ج..... یہ تو ظاہر ہے کہ بینک کی آمدنی سود کی وجہ سے پاک نہیں ہے، کیونکہ سود لینے والے، دینے والے، لکھنے والے اور گواہی دینے والے پر اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ جو شخص اس میں مبتلا ہو اور اس کو ترک کرکے کوئی حلال ذریعہ معاش بھی اختیار نہ کرسکتا ہو تو اس کو چاہئے کہ بینک کی تنخواہ گھر میں خرچ نہ کیا کرے، بلکہ ہر مہینے کسی غیر مسلم سے اتنا قرضہ لے لیا کرے اور بینک کی تنخواہ اس قرضہ میں غیر مسلم کو دے دیا کرے۔ گھر کا کھانا پینا، قربانی، صدقات، حج و عمرہ یہ سب اس رقم سے کیا کرے جو کسی غیر مسلم سے قرض میں حاصل کی گئی اور اللہ تعالیٰ سے استغفار بھی کرے۔ (والسلام)

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | یکم تا ۷ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۶ جون تا ۲ جولائی ۱۹۹۸ء | شمارہ ۵

بیاد :
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

سرپرست : حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ : مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر : مولانا اللہ وسایا
مدیر مسئول : عبد الرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر : محمد انور رانا
قانونی مشیر : حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل ڈیزائن : خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ : فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
قانون توہین رسالت ﷺ قرآن کی روشنی میں	(محمد اسمٰعیل قریشی)	6
توہین رسالت ﷺ اور غیرت ایمانی کا تقاضہ	(مولانا محمد ازہر)	11
حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے	(مولانا نسیم احمد ہاشمی)	14
قادیانی مباہلے اور ان کی حقیقت	(مولانا محمد نذر عثمانی)	16
مرزا قادیانی کو نبی کیوں بنایا گیا؟	(جناب محمد طاہر رزاق)	18
آہ! حضرت مولانا عبد اللطیف جہلمی	(مفتی شیر محمد علوی)	20
تبصرہ کتب		22
اخبار ختم نبوت		23

زر تعاون بیرون ملک : امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا : ۹۰ امریکی ڈالر ؛ یورپ، افریقہ : ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک : ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک : فی شمارہ : ۵ روپے ؛ سالانہ : ۲۵۰ روپے ؛ ششماہی : ۱۲۵ روپے ؛ سہ ماہی : ۷۵ روپے
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۔ ۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر : جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون : ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس : ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر : حضوری باغ روڈ ملتان
فون : ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس : ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس : 35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر : عزیز الرحمن جالندھری ؛ طابع : سید ظاہد حسن ؛ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ؛ مقام اشاعت : جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزا طاہر کی حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش

مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹے مدعی نبوت کے جھوٹے جانشین مرزا طاہر (جو اپنے نام کی ضد ہیں) اپنے دادا کے جھوٹ کے ریکارڈ توڑنے کے لئے گزشتہ کئی سال سے مسلسل کوشش میں ہیں۔ ۱۲؍ جون کو جمعہ کے دن جو خطبہ انہوں نے اپنے پیروکاروں کو گمراہ کرنے کے لئے دیا وہ ڈش انٹینا اور انٹرنیٹ کے ذریعہ تمام کفریہ علاقوں میں سنا گیا۔ اس خطبہ کی نمائندہ جنگ نے خبر جاری کی جو ۱۴؍ جون کے اخبار جنگ لاہور نے شائع کی۔ خبر ملاحظہ فرمائیں:

"پاکستان کی ایٹمی ترقی میں قادیانی سائنس دانوں نے بنیادی کردار ادا کیا: مرزا طاہر

ڈاکٹر عبدالسلام سمیت قادیانی سائنس دانوں نے ایٹمی پروگرام کے لئے نہایت خفیہ انداز سے کام کیا

قادیانی سائنس دان تعاون نہ کرتے تو آج پاکستان ایٹمی طاقت نہ بنتا' تاریخ کو مسخ نہ کیا جائے

ربوہ (نامہ نگار) قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ ان کی جماعت نے تحریک پاکستان اور پاکستان کی تعمیر میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس کی تاریخ شاہد ہے جو لوگ تاریخ کو مسخ کر رہے ہیں آنے والی نسلیں ان پر پھٹکار ڈالیں گی۔ بیت الفضل لندن سے ٹی وی پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ایٹمی دھماکہ کرنے کا سہرا کبھی ڈاکٹر عبدالقدیر کے سر' کبھی ضیاء الحق' کبھی بھٹو اور کبھی نواز شریف کے سر باندھنے کی کوشش کی جا رہی ہے حالانکہ اس کی ایٹمی ترقی میں ابتدائی بنیادی کردار ڈاکٹر عبدالسلام اور دیگر قادیانی سائنس دانوں نے ادا کیا اور اس کا سہرا سابق صدر محمد ایوب کے سر ہے کیونکہ ان کے دور میں اٹامک انرجی کمیشن کی بنیاد رکھی گئی۔ صدر ایوب کے بیٹے گوہر ایوب پتہ نہیں اپنے باپ کے بارے میں حقائق بیان کرنے سے کیوں ڈر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا اگر قادیانی سائنس دان تعاون نہ کرتے تو آج پاکستان ایٹمی طاقت نہ بنتا۔ مرزا طاہر نے کہا قادیانی سائنس دانوں پروفیسر شیخ عبداللطیف' مرزا منور احمد' محمود احمد شاہ اور ڈاکٹر محمد افضل نے نہایت خفیہ انداز میں کام کیا اور اس بات کے ڈاکٹر منیر احمد بھی گواہ ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے اپنی جماعت کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آج موجودہ حکومت کی طرف سے بعض پاکستان دشمنوں کے مطالبہ پر یہ کہا جا رہا ہے کہ چونکہ قادیانی ملک کے غدار ہیں اس لئے انہیں کوئی کلیدی عہدہ نہیں دیا جا سکتا اور اس طرح تاریخ کو مسخ کیا جا رہا ہے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۴؍ جون ۱۹۹۸ء)

اس خبر کے جواب میں مختصر طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے مختصر طور پر اس کا جواب دیا گیا۔ جنگ لاہور کی خبر ملاحظہ فرمائیں:

"قادیانی سائنس دانوں نے کچھ نہیں کیا' پاکستانی ایٹمی راز امریکہ پہنچا دیئے

ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے سخت مخالف تھے' ڈاکٹر منیر کے زمانے میں معمولی کام بھی نہ ہوا

قادیانی گروپ کے اثرات ختم ہونے کے بعد ایٹمی ترقی ہوئی' مرزا طاہر جھوٹے بیان نہ دیں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملتان (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر ممتاز محقق مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کے اس بیان کو جس میں انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی قوت بننے میں قادیانی سائنس دانوں اور ڈاکٹر عبدالسلام نے بنیادی کردار ادا کیا ہے' جھوٹ کا پلندہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر نے حقائق کو جھٹلانے کی کوشش کی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کو ایٹمی قوت بننے سے روکنے میں قادیانی جماعت اور اس کے سائنس دانوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے اور اسرائیل کو پاکستان کے ایٹمی راز قادیانی جماعت کے سائنس دانوں نے پہنچائے۔ ڈاکٹر منیر کے زمانے میں اٹامک انرجی کمیشن قائم ہونے کے باوجود ایٹمی شعبہ میں معمولی سا کام بھی نہیں ہوا۔ ایوب خان کو جھوٹی رپورٹوں کے ذریعہ طفلی تسلیاں دی جاتی رہیں۔ بھٹو دور میں سائنسی کانفرنس میں ڈاکٹر عبدالسلام کو شرکت کی دعوت دی گئی تو اس نے جواب لکھا جواب تک ریکارڈ میں موجود ہے کہ "میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا جب تک آئین میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی جائے۔"

ڈاکٹر عبدالقدیر نے جب کہوٹہ میں ایٹمی قوت بننے کے لئے کام شروع کیا تو ڈاکٹر منیر نے جو کہ ڈاکٹر عبدالسلام کا شاگرد تھا ڈاکٹر عبدالقدیر کی زبردست مخالفت کی حالانکہ وہ نہ نیوکلیئر انجینئر تھے اور نہ ہی ڈاکٹریٹ کی تھی صرف ایم ایس سی تھے۔

"ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی بم" کے صفحہ ۱۳۱ پر سابق وزیر خارجہ یعقوب خان کے حوالے سے تحریر ہے کہ امریکی محکمہ دفاع میں ڈی آئی اے کو پاکستان کے تمام ایٹمی راز اور بم کا ماڈل ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے مہیا کیا تھا۔ زاہد ملک کی اسی کتاب میں تحریر ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے مخالف تھے۔

اور شواہد سے خود یہ بات واضح ہے کہ ۱۹۷۶ء تک جب تک اس شعبہ میں قادیانیوں کے اثرات تھے ایٹمی قوت بننے کے سلسلے میں معمولی سا بھی کام نہیں ہوا حالانکہ صدر ایوب چاہتے تھے کہ ہندوستان کے مقابلہ میں دفاعی قوت مضبوط بنائی جائے' لیکن قادیانیوں نے ان کی کوششوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا' ڈاکٹر عبدالقدیر کے بعد جب قادیانی گروپ کے اثرات ختم کر دیئے گئے تو پھر پاکستان نے اس شعبہ میں ترقی کی۔ مرزا طاہر جھوٹا بیان دے کر دنیا کو گمراہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔"

مرزا طاہر نے اپنے بیان میں اور خطبہ میں اپنے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے چند جھوٹ گھڑے ہیں اور تاریخی حقائق کو مسخ کرنے اور جھٹلانے کی کوشش کی ہے اور بدقسمتی ملاحظہ فرمائیں کہ چوری اور سینہ زوری اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بولنے کی اس سے بڑی مثال اس صدی میں اور کوئی

نہیں ہو سکتی۔ اور اس جھوٹ کو سن کر شیطان بھی کہنے لگا ہو گا کہ اس دیدہ دلیری سے تو میں بھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔

مرزا طاہر نے اپنے اس بیان میں تین جھوٹ بولے ہیں:

(۱) تحریک پاکستان میں قادیانیوں نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔
(۲) تعمیر پاکستان میں قادیانیوں کا اہم کردار ہے۔
(۳) پاکستان کے ایٹمی قوت بننے سے قادیانی سائنس دانوں خاص کر ڈاکٹر عبدالسلام نے بنیادی کردار ادا کیا۔

ان تینوں دعووں میں سے آخری دعوی کے بارے میں مرزا طاہر نے وزیر خارجہ جناب گوہر ایوب صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ وہ اپنے والد صاحب کا نام اس سلسلے میں کیوں نہیں لیتے اور تاریخ مسخ کرنے کی کیوں اجازت دے رہے ہیں؟ آخر میں انہوں نے حسب معمول تاریخ مسخ کرنے والوں کے لئے اپنے دادا کے طرز پر بددعائیں دی ہیں' ان ہی بددعاوں سے جھوٹ سچ کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیروکار تو اپنے دشمنوں کی ہدایت کے لئے دعا مانگتے ہیں اور جھوٹا مدعی نبوت اور اس کے پیروکار اور خلفا بددعاؤں اور گالیوں کے علاوہ اپنے مخالفین پر کسی اور طرح غصہ نہیں نکالتے۔

آیئے ہم مرزا طاہر کے ایک ایک دعویٰ کا تجزیہ کر کے تاریخی حقائق اور واقعات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ آپ خود اندازہ لگالیں کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ تحریک پاکستان کا آغاز انگریزوں کے عیارانہ اور مکارانہ انداز میں برصغیر پر قبضہ کے ہوا۔ مسلمانوں نے سب سے پہلے آزادی وطن کے لئے جہاد شروع کیا اور انگریزوں کے خلاف صف آراء ہوئے۔ انگریزوں نے سب سے زیادہ مسلمانوں کو تختہ مشق بنایا اور ایک ایک دن میں ہزاروں علمائے کرام کو شہید کیا۔ تختہ دار پر چڑھایا' ہزاروں مدارس دینیہ کو تہس نہس کیا اتنا ظلم کیا کہ خود انگریز مورخ چیخ اٹھے۔ ایک ایک درخت پر دس دس علمائے کرام کو لٹکا کر شہید کیا گیا۔ اس وقت اسلام دشمن طاقتیں انگریزوں کی مدد کر رہی تھیں اور مسلمان مجاہدین کا کردار ادا کر رہے تھے۔ اس نازک دور میں ملاحظہ فرمایئے۔ تحریک پاکستان میں حصہ لینے کے دعویدار مرزا طاہر احمد قادیانی کے دادا اور جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی تحریریں جو انگریز سرکار کی وفاداری اور جہاد کی ممانعت کا اعلان کر کے مرزا طاہر کے منہ پر طمانچہ مار رہی ہے:

خاندانی خدمات

"میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد میرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا' جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہو گئیں مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں' ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی میرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا۔ اور جب تموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔" (کتاب البریہ ص ۳ تا ۶ اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۳ تا ۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب' مصر' شام' کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔"

(تریاق القلوب ص ۲۷، ۲۸ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۵۵، ۱۵۶ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا قادیانی نے تقریباً "۹۰ کے قریب کتب تحریر کی ہیں۔ لیکن اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے انگریزی کی اطاعت اور ممانعت جہاد کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اس سے ۵۰ الماریاں بھر سکتی ہیں۔ ہمارا دنیا کے تمام قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ وہ ہمیں مرزا قادیانی کی پچاس الماریوں پر مشتمل کتابوں کی فہرست فراہم کریں' ہم انہیں منہ بولا انعام دیں گے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کوئی قادیانی ہمارا یہ چیلنج قبول کرنے کی جرات نہ کر سکے گا۔ مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کو ثابت کرنا کسی قادیانی کے بس میں نہیں۔ قادیانیوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے!

مولانا بشیر احمد کی اہلیہ کے لئے دعائے مغفرت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ اور مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا بشیر احمد (سکھر والے) کی اہلیہ گزشتہ دنوں دار فانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور تمام رضا کاران ختم نبوت دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات عالیہ بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں۔

قانونِ توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی روشنی میں

محمد اسمٰعیل قریشی' سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

وہ لوگ جو اس برگزیدہ' معصوم اور منزہ عن الخطا اور محبوب کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم) ہستی کو ذہنی یا جسمانی کسی قسم کی بھی اذیت پہنچائیں ان کے بارے میں قرآن مجید کا واضح حکم موجود ہے:

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابا" مھینا○ (سورہ احزاب)

ترجمہ: "بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی طرف سے پھٹکار ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کردیا گیا ہے۔"

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اذیت رسول' اذیت الٰہی بھی ہے اور اس کے لئے رسوا کن عذاب کا اعلان ہے۔ عذاب الٰہی جو اللہ تعالیٰ کے قہرو جلال کا مظہر ہے' کی کئی قسمیں ہیں اور قرآن مجید میں ہماری تحقیق کے مطابق ۳۳۲ جگہ اس کا ذکر آیا ہے۔ مجرد عذاب ۱۱۱ مرتبہ' عذاب الیم ۷۷ مرتبہ' عذاب شدید ۳۶ مرتبہ اور عذاب المہین ۱۴ مرتبہ' عذاب عظیم ۱۴ مرتبہ' عذاب النار ۹ مرتبہ' سوء العذاب ۹ مرتبہ عذاب جہنم ۷ مرتبہ' عذاب اللہ ۶ مرتبہ' عذاب الحریق' عذاب المقیم' عذاب الخزی' پانچ پانچ مرتبہ' عذاب الاخرۃ ۸ مرتبہ' عذاب السعیر' عذاب غلیظ' عذاب یوم عظیم چار چار مرتبہ' عذاب الھون' عذاب الخلد' عذاب الغافلین تین تین مرتبہ' عذاب قریب' عذاب الاکبر' عذاب نکرہ دو دو مرتبہ اور عذاب العذاب' عذاب فی الحیاۃ' عذاب غیر مردود' عذاب الادنیٰ' عذاب جحیم' عذاب سعد' عذاب کبیر' عذاب المستقر اور عذاب السموم ایک ایک مرتبہ آیا ہے۔

عذاب : مفردات امام راغب میں جو لغت القرآن پر انتہائی مستند کتاب سمجھی جاتی ہے' سخت دکھ اور تکلیف دینے کو عذاب کہا گیا ہے۔

عذاب "عذب" سے مشتق ہے۔ عذب شیریں پانی کو کہتے ہیں۔ تعذیب میں ازالۂ عذب ہے۔ اس لئے عذبتہ کے معنی ہیں' میں نے اسے زندگی کی لذت اور مسرتوں سے دور یعنی محروم کردیا۔

قرآن مجید میں ہر اس تکلیف اور محرومی کو جو انسان کے مکافات عمل کا نتیجہ ہے اور ہر ایسی سزا کو جو فرد یا قوموں کو دنیا اور آخرت میں پاداش جرم میں دی جائے' عذاب کہا گیا ہے۔

مھین : لسان العرب میں "مھین" حقارت' احتقار' ذلت و رسوائی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ تفسیر "المراغی" میں **واعدلھم عذابا" مھینا** کی تشریح اس طرح کی گئی ہے:

"ان کے لئے الم انگیز عذاب تیار کیا گیا ہے اور حقارت اور اہانت' ذلت و رسوائی ان کا مقدر ہے۔"

اصل عربی عبارت حسب ذیل ہے:

"ای ھیالھم عذابا یولھم و تجعلھم فی مقاما لذرابہ ولاحتقار والخزی الھون"

رسوا کن عذاب کی ایک جھلک سورۃ "اللھب" میں دکھلائی گئی ہے' جو اس سورۃ کے شان نزول کے تناظر میں اور بھی واضح نظر آتی ہے۔

سارے قرآن مجید میں یہی ایک ایسی سورۃ ہے' جس میں گستاخ رسول کو اس کے نام سے پکارا گیا ہے اور پوری سورۃ غضب الٰہی کے جلال کی نمود ہے۔ اس کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ ابولہب تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا لیکن وہ اور اس کی بیوی ام جمیل ایسے بدبخت اور مردود تھے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ ابولہب کا شمار اس وقت کے متمول اور سرمایہ دار لوگوں میں ہوتا تھا۔ اسے اپنے مال و منال اور اولاد پر بڑا گھمنڈ اور غرور تھا اور سمجھتا تھا کہ یہی اس کے دست و بازو ہیں۔ لیکن خاتم الانبیاء کی آمد آمد سے نہ صرف صنم کدے ویراں ہوگئے بلکہ زر اندوزی اور زر پرستی کا زور بھی ختم ہوتا جارہا تھا' جس سے ابولہب بوکھلا اٹھا اور بروایت ابن زید اس نے ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر وہ اسلام لے آئے تو اسے کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اور مسلمانوں کو ملے گا۔ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ اسے دوسروں پر کوئی برتری حاصل نہیں ہوگی تو وہ اس پر برافروختہ ہوکر چلایا **تبالھذاالدین تبالان اکون وھولاء سواء** "ناس ہو ایسے دین کا جس میں' میں اور دوسرے لوگ سب برابر کے ہوں۔" (ابن جریر)

اور دوسری روایت جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ اس طرح ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم آیہ ارتداد و انذر

عشیر تک الاقربین (الشعراء ۲۱۴) کے نازل ہونے پر حکم الٰہی کی تعمیل میں اپنے اقرباء اور اہل قبیلہ کو خبردار کرنے کے لئے جانب بطحا روانہ ہوئے اور کوہ صفا کی چوٹی سے قبائل قریش کو ندائے "یا صباحاہ" کا انتباہ دے کر پکارا اور جب صوت ہادی وادیوں میں گونجی اور تمام لوگ جمع ہوگئے' تو سب سے پہلے آپ نے ان سے دریافت فرمایا:

"بتاؤ! اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک فوج تم پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہے تو کیا تم اس بات کا یقین کرلو گے؟"

سب نے بیک زبان کہا "یقیناً" کیونکہ ہم نے کوئی جھوٹی بات آج تک تمہارے منہ سے نہیں سنی۔" جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خبردار کیا کہ اگر ان کے یہی لیل و نہار رہے تو ان پر ایک عذاب شدید آنے والا ہے۔

یہ سن کر ابولہب چیخ اٹھا **تبالک الھذا جمعتنا** "برا ہو تیرا کیا تو نے ہم کو اسی لئے جمع کیا تھا۔"

دونوں روایات میں اختلاف زمانی معلوم ہوتا ہے۔ دونوں واقعات مختلف اوقات میں پیش آئے ہیں۔ اس لئے راویوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس بدبخت انسان کی یہ بات باری تعالیٰ کو اتنی ناگوار گزری کہ اس نامراد کا نام لے کر اس پر اپنی نفرت اور غضب کا اظہار فرمایا:

تبت یدا ابی لہب و تب.......الخ

ترجمہ: "ٹوٹ گئے ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوا وہ' اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا اس کے کچھ کام نہ آیا۔ ضرور وہ آگ میں ڈالا جائے گا اور اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی۔ لگائی بجھائی کرنے والی اور اس کی گردن میں مونجھ کی رسی ہوگی۔"

یہاں اللہ تعالیٰ نے مستقبل کی بات ماضی کی زبان میں بیان کردی کیونکہ خالق عصر کے سامنے تو ماضی و حال و مستقبل سب برابر اور اسی کے پیدا کردہ ہیں اور یہ امروز و فردا تو ہمارے لئے ہیں اور دنیا نے دیکھ لیا ابولہب کا اور اس کی بیوی کا انجام بڑا ہی عبرتناک ہوا اور اسی طرح ہوا جس کی قرآن مجید نے پیشن گوئی کی تھی۔

معرکہ بدر میں مسلمانوں کو فتح یابی ابولہب کے لئے ناقابل برداشت صدمہ تھا اور بالاخر وہ طاعون جیسے موذی زہرناک اور سوزش والے مرض میں مبتلا ہوگیا اور تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا۔ بیماری کے دوران اور مرنے کے بعد بھی اس کی اپنی اولاد اور عزیز و اقارب میں سے کوئی بھی اس کے قریب نہیں پھٹکا۔ اس طرح نہ اس کے کام مال آیا اور نہ اولاد۔ مرنے کے بعد جب اس کی لاش میں سڑنے کی وجہ سے سخت بدبو اور تعفن پیدا ہوا' تو لوگوں نے شور مچایا جس پر اس کے لڑکوں نے حبشی مزدوروں سے اس کی لاش کو اٹھوا کر ایک گڑھے میں پھینکوا دیا اور اوپر سے پتھر مٹی ڈال کر اسے بند کردیا۔

آخرت میں اس کے اور اس کی بیوی کے بارے میں مفسرین ہمیں بتلاتے ہیں کہ وادی جہنم میں جہاں ابولہب جل رہا ہوگا وہاں اس کی بیوی بھی لکڑیاں ڈھو ڈھو کر لانے کے بعد' انہیں اس میں ڈال کر اپنے لئے اور اس کے لئے آتش جہنم کو اور بھی بھڑکاتی رہے گی۔

یہ تھا وہ عبرتناک عذاب الیم' ابولہب کے لئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہونے کے باوجود گستاخ رسالت مآب ہونے کی پاداش میں عذاب الٰہی کی گرفت سے نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں اپنے آپ کو اور اپنی بیوی کو بچاسکا۔

حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے استہزاء اور گستاخی کی جو سزا آخرت میں ملے گی اس سے تو کوئی صاحب ایمان انکار کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن اس دنیا میں بھی اس کی سزا خود رب ذوالجلال نے مختلف طریقوں سے دے کر اپنے اس وعدہ **انا کفینک المستھزئین** (سورہ الحجر' آیت ۹۵) کو پورا فرمایا جو اس نے اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا "بلاشبہ ہم تمہاری طرف سے ان استہزاء کرنے والوں اور مذاق اڑانے والوں کے لئے کافی ہیں۔"

ابولہب اور اس کی بیوی کا حال تو آپ اوپر دیکھ چکے ہیں۔ اس کے بیٹے عتبہ نے بھی جب سورۂ "النجم" سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا تھا تو اسی دنیا میں اس لعین کو بھی اس گستاخی کی دردناک سزا ابولہب کی زندگی ہی میں دی گئی۔ اس کا ذکر علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "خصائص الکبریٰ" میں اسی آیت' سورۃ الحجر کی تفسیر کرتے ہوئے کیا ہے' جو حسب ذیل ہے:

"ابولہب کے بیٹے عتبہ نے ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان میں گستاخی کی' جس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکل گئے "اے اللہ اس پر اپنے کسی کتے کو مسلط کردے۔" ابولہب اپنے بیٹے کو سواد شام' کپڑے کی تجارت کے سلسلہ میں بھیجا کرتا تھا۔ جب اس نے یہ بات سنی تو کہا کرتا' مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے بیٹے کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بددعا نہ لگ جائے۔ سیوطی نے بیہقی ہی کے حوالہ سے ایک اور روایت میں بتلایا ہے کہ عتبہ بھی یہ سن کر بہت خوفزدہ رہنے لگا تھا۔ چنانچہ جب شام کے سفر پر روانہ ہوا تو رات میں دوران سفر جہاں آرام کے لئے قیام کرتا تو اس کے غلام اور مختار کار اسے درمیان میں سلاتے۔ دیوار کے ساتھ لٹاتے اور اس پر کپڑے ڈال دیتے' مگر ان تمام احتیاطی تدابیر کے باوجود ایک رات ایک درندہ آیا' جس نے اسے ہلاک کردیا۔ جب اس کی موت کی خبر ابولہب کو پہنچی تو بولا "میں تم سے نہ کہتا تھا کہ میں اس کے

بارے میں محمدؐ کی بددعا سے ڈرتا ہوں۔"

اسی آیت انا کفینک المستھزئین کی تفسیر کرتے ہوئے ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "ایک دن جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم راستے سے گزر رہے تھے تو مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرارتاً "چھیڑا" جس پر اسی وقت جناب جبریل علیہ السلام وہاں پہنچے اور ان مشرکین کو چوکا مارا' جس کی وجہ سے ان کے جسم ایسے ہوگئے جیسے نیزے سے زخم خوردہ ہوں اور اسی سے وہ مرگئے۔ یہ لوگ مشرکین مکہ کے بڑے بڑے رؤسا میں سے تھے۔"

اسی آیت کی تفسیر میں امام قرطبی نے ابن اسحٰق کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف کررہے تھے۔ اسی اثناء جبریل علیہ السلام بھی بیت اللہ میں آپ کے پاس آگئے۔ اتنے میں اسود بن عبد یغوث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' تو جناب جبریل علیہ السلام نے اس کے پیٹ کی طرف اشارہ کیا۔ اسے پیٹ کی بیماری ہوگئی اور وہ اسی میں مرا۔ پھر ولید بن مغیرہ وہاں سے گزرا' اس کی ایڑی ایک خزاعی شخص کے تیر کے پھل سے معمولی سی چھل گئی تھی اور اسے دو سال گزر چکے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے اس کی طرف اشارہ کیا وہ پھول کر پک گئی' جس سے اس کی موت واقع ہوئی۔ پھر عاص بن وائل وہاں سے گزرا' اس کے تلوے کی طرف اشارہ کیا۔ کچھ دنوں بعد یہ طائف جانے کے لئے اپنے گدھے پر سوار ہوکر چلا۔ راستے میں گر پڑا اور تلوے میں کیل گھس گئی' جس نے اس کی جان لے لی۔ جناب جبریل علیہ السلام نے حارث کے سر کی طرف اشارہ کیا' اس سے خون بہنے لگا اور وہ اسی تکلیف سے مرگیا۔" ان سب موذیوں کا سرغنہ ولید بن مغیرہ تھا' جس نے ان سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے لئے تیار کئے رکھتا۔ جنہیں اس دنیا میں خدائے ذوالجلال نے اس وقت یہ دردناک سزا دی جبکہ حکومت الٰہیہ قائم نہیں ہوئی تھی اور تکمیل دین کا کام ہورہا تھا اور یہ مکی دور تھا' اس لئے یہ سورتیں بھی مکی دور کی ہیں۔ جب خلافت الٰہی قائم ہوگئی تو تنقیص' تضحیک اور اہانت رسول کی سزا اسلامی حکومت میں بطور حد سزائے موت قرار پائی اور تکمیل دین کے بعد ساری امت کی یہ ذمہ داری ٹھہری کہ وہ توہین رسالت کا سدباب کرے اور اگر اسلامی حکومت موجود نہ ہو تو ہر فرد کو یہ حق ہے کہ وہ گستاخ رسول کو سزائے موت دے۔

مخالفت رسولؐ کی سزا:

اللہ تعالیٰ نے سورۂ انفال میں اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں کے لئے قتال کا حکم صادر فرمایا ہے:

ترجمہ: "پس تم ان کی گردنوں پہ اور جوڑ جوڑ پر ضرب لگاؤ (یہ حکم قتال) اس لئے دیا گیا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو یاد رکھو اللہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے۔" (سورۂ انفال آیت ۱۲'۱۳)

یہ آیات سورۂ انفال کی ہیں جو ۲ھ میں مدینہ منورہ میں اس وقت نازل ہوئیں جبکہ اسلامی ریاست معرض وجود میں آرہی تھی اور دشمنان اسلام اللہ کے رسول کی مخالفت اور ایذا رسانی پر کمربستہ ہوگئے تھے۔ اس پاداش جرم میں ان کے لئے یہ سزا تجویز ہوئی۔

سورۃ الاحزاب میں حق سبحانہ تعالیٰ ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی اور اپنے ملائکہ کی طرف سے درود و سلام کا ذکر جمیل کے ساتھ ہی اہل ایمان کو ان کی بارگاہ قدس میں درود و سلام کی سوغات بھیجنے کا حکم دینے کے بعد فرمایا:

"اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں' ان پر اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کردیا ہے۔"

مفسرین کے ایک گروہ کی رائے میں وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچانے کی سزا میں زندان لعنت میں گرفتار ہوں' وہ رحمت الٰہی سے محروم ہوجاتے ہیں۔ اس لئے شریعت کی رو سے وہ "مباح الدم" یعنی واجب القتل قرار پائیں گے۔ اسی سورہ مبارکہ میں اس گروہ کی نشان دہی فرمائی جو اللہ کے رسول کو ایذائیں دیتا اور آپ پر زبان طعن دراز کرتا' آپ کے اور پیروان حق کے خلاف اسلامی ریاست مدینہ میں افواہیں پھیلایا کرتا تھا۔ اس کے بارے میں بتلادیا کہ اس کا انجام کار کیا ہوگا۔

"اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں خرابی ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں ہیجان انگیز افواہیں پھیلاتے ہیں اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے' تو ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے آپ کو اٹھا کھڑا کریں گے۔ پھر وہ اس شہر میں مشکل ہی سے آپ کے ساتھ رہ سکیں گے۔ ان پر ہر طرف سے لعنت کی بوچھاڑ ہوگی۔ (پھر یہ لوگ) جہاں کہیں بھی مل جائیں اور پکڑے جائیں ان کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جائیں۔ یہ اللہ کی سنت (قانون) ہے' جو ایسے لوگوں کے معاملے میں پہلے سے چلی آرہی ہے اور تم اللہ کی سنت (قانون) میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔"

اس میں یہ سزا ان لوگوں کے لئے تجویز کی گئی ہے جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں لیکن دراصل پیروان طاغوت ہیں' جنہیں اسلامی اصطلاح میں منافق کہا جاتا ہے۔

سورۂ توبہ میں اللہ کے رسول کو آزار پہنچانے والوں کو دردناک عذاب سے خبردار کیا

گیا ہے۔ فرمایا:

ترجمہ : "اور ان ہی (منافقوں) میں (وہ لوگ بھی) ہیں جو اللہ کے نبی کو (اپنی بدگوئی سے) اذیت پہنچانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں یہ شخص تو بہت سننے والا (یعنی کان کا کچا ہے' اے پیغمبر) آپ کہہ دیجئے کہ ہاں وہ بہت سننے والا ہے مگر تمہاری بہتری کے لئے' وہ اللہ پر یقین رکھتا ہے اور وہ مومنوں کی بات پر بھی یقین رکھتا ہے۔ (جن کی سچائی ہر طرح کے امتحانوں میں پڑ کر کھری ثابت ہو چکی ہے) اور وہ ان کے لئے سرتا سر رحمت ہے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جو لوگ اللہ کے رسول کو آزار پہنچانا چاہتے ہیں' ان کے لئے عذاب ہے دردناک عذاب!!"

اس آیت کریمہ میں یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور دشمنی میں آپ کو کوئی جسمانی تکلیف یا اذیت نہیں پہنچائی جارہی ہے بلکہ صرف کانوں کا کچا کہہ کر جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قلبی اور ذہنی اذیت پہنچاتے ہیں' وہ بھی گستاخی اور توہین رسالت کا ارتکاب کرتے ہیں اور ان کے لئے بھی دردناک عذاب کی وعید ہے۔

پیروان اسلام پر تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام فرض ہے لیکن منکرین رسالت کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی دربار رسالت کے آداب کو ملحوظ رکھیں اور انہیں ایسے ذو معنی الفاظ کے استعمال سے بھی روک دیا گیا جس میں خیر کے علاوہ شر کا معنوی پہلو بھی پوشیدہ ہو۔ چنانچہ وہ بدبخت یہودی جو شرارتاً اور بدنیتی سے ذو معنی الفاظ استعمال کرتے تھے' ان کے لئے یہ سخت وعید نازل ہوئی۔

من الذین ھادو...... فلا یومنون الا قلیلا○ (سورۂ نساء ۴۵)

ترجمہ : "(اے پیغمبر) وہ لوگ جنہوں نے یہودیت اختیار کی ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو لفظوں کو ان کی اصل جگہ سے پھیر دیا کرتے ہیں اور جب تم سے ملتے ہیں تو اس خیال سے کہ دین حق کے خلاف طعن و تشنیع کریں۔ زبان مروڑ مروڑ کر لفظوں کو بگاڑ دیتے ہیں (چنانچہ) کہتے ہیں "سمعنا' عصینا" اور "واسمع غیر مسمع" اور "راعنا" اگر یہ لوگ (راست بازی سے محروم نہ ہوتے اور ان شرارت آمیز لفظوں کی جگہ) "سمعنا واطعنا" اور "اسمع" اور "انظرنا" کہتے تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اور درستگی کی بات تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی پھٹکار پڑ چکی ہے۔ پس ایک چھوٹے گروہ کے سوا سب ایمان سے محروم رہیں گے۔

تفسیر : خصاص اس آیہ مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے بتلاتے ہیں:

"ہر وہ لفظ جس میں خیر و شر دونوں معنوں کا احتمال ہو اس لفظ کا استعمال اس وقت تک درست نہیں' جب تک کہ اس کے ساتھ کوئی ایسی حد یا قید نہ لگائی جائے جس سے خیر کا پہلو نمایاں ہو۔"

تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازیؒ لفظ "راعنا" کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اگرچہ یہ لفظ صحیح لامعنی ہے جس کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ ہم سے رعایت کریں یا ہماری طرف توجہ کریں لیکن عربی میں اس لفظ کو بطور استہزاء بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ یعنی ایسے صاحب رعونت شخص کے لئے جو علم سے بے بہرہ ہو اس کے علاوہ اس لفظ کو اگر صحیح معنی میں بھی استعمال کیا جائے تو اس سے برابری اور مساوات کا گمان ہوتا ہے' اس لئے اس کی استعمال ہی سے منع کر دیا گیا۔"

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مصنف تفہیم القرآن سورۂ بقرہ کی آیت ۱۰۴ میں لفظ "راعنا" کی تفسیر یوں بیان کی ہے:

"یہودی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آتے تو اپنے سلام و کلام میں ہر ممکن طریقے سے اپنے دل کا بخار نکالنے کی کوشش کرتے تھے۔ ذو معنی الفاظ بولتے' زور سے کچھ کہتے' زیر لب کچھ اور کہہ دیتے' ظاہر میں ادب و آداب برقرار رکھتے ہوئے درپردہ آپ کی توہین کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے تھے۔ لفظ "راعنا" ایک ذو معنی لفظ ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے دوران یہودیوں کو بھی یہ کہنے کی ضرورت پیش آتی کہ ٹھہریئے ذرا ہمیں یہ بات سمجھ لینے دیجئے تو وہ "راعنا" کہتے۔ اس لفظ کا ظاہری مفہوم تو یہ تھا کہ ہماری رعایت کیجئے اور ہماری بات سن لیجئے۔ مگر اس میں کئی احتمالات اور بھی تھے' مثلاً عبرانی میں اس سے ملتا جلتا ایک لفظ تھا جس کے معنی تھے "سن تو بہرہ ہو جائے" گفتگو میں یہ ایسے موقع پر بولا جاتا تھا جب یہ کہنا ہو کہ تم ہماری سنو تو ہم تمہاری سنیں اور ذرا زبان لپکا کر "راعنا" بھی بنالیا جاتا تھا جس کے معنی "اے ہمارے چرواہے" کے تھے۔"

علامہ شوکانی فتح القدیر میں لفظ "راعنا" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "راعنا" اور ایسے تمام الفاظ جن سے توہین رسالت کا احتمال ہو ان کا استعمال قطعی طور پر ممنوع قرار دیا گیا۔

اس لئے اہل ایمان کو براہ راست مخاطب کر کے یہ حکم دیا گیا کہ وہ ایسے ذو معنی الفاظ سے قطعاً احتراز کریں تاکہ شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی قسم کی پنہاں اور پوشیدہ گستاخی کا احتمال بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

چنانچہ سورۂ بقرہ میں ارشاد ہوا:

ترجمہ : "اے لوگو جو ایمان لائے ہو راعنا نہ کہا کرو بلکہ "انظرنا" یعنی ہماری طرف التفات کیجئے کہا کرو اور توجہ سے بات سنو۔ یہ کافر تو عذاب الیم کے مستحق ہیں۔" (سورۂ بقرہ آیت ۱۰۴)

اس آیت مبارکہ میں یہ بھی بتلادیا گیا کہ ان کافروں کو اپنے کیے کی سزا ضرور ملے گی۔ بعض صاحبان نظر نے اس آیت کے اسلوب بیان سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا ہے کہ حق تعالیٰ کو یہودیوں کے اس فتنہ پرور گروہ کا یہ گستاخانہ انداز تخاطب اتنا ناگوار گزرا کہ ذات الٰہی نے ایسے شریر یہودیوں سے خطاب کرنا بھی پسند نہیں فرمایا۔ حالانکہ قرآن مجید میں اور دوسرے مواقع پر یہود و نصاریٰ کو جابجا براہ راست مخاطب کیا گیا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

علامہ شوکانی "فتح القدیر" میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہوگیا کہ کوئی شخص ایسا لفظ استعمال کرے جس میں توہین رسالت کا احتمال ہو تو وہ واجب القتل ہے۔ اس کی توثیق اس حدیث سے ہوجاتی ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا کہ یہودی لفظ "راعنا" رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بارے میں بطور طعن و تشنیع استعمال کرتے ہیں جس کی اوپر تشریح ہوچکی ہے تو آپ نے یہودیوں سے کہا:

"اے یہودیو! تم پر اللہ کی لعنت ہو، آئندہ سے اگر میں نے تم میں سے کسی کو لفظ راعنا کہتے ہوئے سنا تو اس کی گردن اڑادوں گا۔"

سورۂ نساء میں ایمان اور کفر کا فرق واضح کرتے ہوئے بتلایا گیا کہ پیغمبر برحق کی ہر بات کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہی عین ایمان ہے اور اس کے خلاف اپنے دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس کرنا صریحاً کفر ہے۔ چنانچہ فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: "پس (اے محمدؐ) تمہارے رب کی قسم یہ کبھی بھی مومن نہیں ہوسکتے۔ جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں تم کو یہ اپنا حکم نہ بنالیں اور پھر جو کچھ بھی فیصلہ تم کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ اسے سربسر تسلیم کرلیں۔" (سورۂ نساء ۶۴)

شان نزول:

سورۂ نساء کی اس آیت مبارکہ کی شان نزول کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بظاہر مسلمان (جو اصل میں منافق تھا) اور ایک یہودی کے درمیان کسی معاملہ پر تنازعہ ہوگیا۔ دونوں اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ یہودی کے حق میں صادر فرمایا، جس سے دوسرا فریق راضی نہ ہوا اور اس کے اصرار پر یہ دونوں معاملہ کو لے کر از سر نو فیصلہ کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے (جو ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مدینہ منورہ میں تنازعات اور خصومات کا فیصلہ کیا کرتے تھے اور مرکز میں رئیس القضاء کے عہدے پر مامور تھے۔) آپ نے ان دونوں سے روئیداد مقدمہ سنی اور جب آپ کو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں یہودی کے حق میں فیصلہ صادر فرماچکے ہیں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے خود اس منافق سے اس کی تصدیق کرلی اور اس کے بعد اسی وقت تلوار سے اس منافق کا سر قلم کردیا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اور جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اس کا یہی فیصلہ ہے جو میں نے کیا ہے۔"

مقتول کے ورثاء کو جب یہ خبر پہنچی تو وہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں پہنچے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف قتل کا دعویٰ کردیا جس پر سورۂ نساء کی یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو "فاروق" کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے سے اور آیہ مبارکہ کی شان نزول کی روشنی میں یہ صاف ظاہر ہوگیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم نہ کرنا بھی توہین اور گستاخی کا موجب ہے، جس کی تصدیق سورۂ نساء کی اس آیہ مبارکہ نے کردی۔

ان آیات قرآنی سے قانون الٰہی صاف طور پر اور کھل کر ہمارے سامنے آگیا ہے کہ اگر کوئی کافر یا منافق جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے توہین رسالت کا ارتکاب کرے تو اس کی سزا صرف سزائے موت ہے۔ ایک مسلمان جس کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے، وہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کا تصور ہی نہیں کرسکتا اور نہ ہی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کسی قسم کی گستاخی یا سوء ادبی برداشت کرسکتا ہے۔

اسلام تو وہ مذہب ہے جو یہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ ایمان لانے کے بعد کوئی شخص کسی دوسرے کا مذاق اڑائے۔ اس کی تضحیک یا استہزا کرے، جو اس کی دل آزاری کا باعث ہو، کیونکہ یہی وہ بنیادی خرابی ہے جس سے معاشرے میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے، چنانچہ سورۂ الحجرات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اے لوگو! جو ایمان لائے ہوئے ہو۔ نہ مرد مردوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر لعن نہ کرو۔ نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو، ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے اور جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔"

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے مصنف

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

مولانا محمد ازہر۔ ملتان

توہین رسالتؐ اور غیرت ایمانی کا اقتضاء

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، امابعد:

قانون انسداد توہین رسالتؐ مسلمانان پاکستان کی طویل قانونی جدوجہد اور انتہائی غور و فکر کے بعد آئین پاکستان کا حصہ بنا ہے۔ مذہبی جرائم کے بارے میں دفعہ ۲۹۵۔سی تعزیرات پاکستان درج ذیل ہے:

"جو کوئی الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری، یا نقوش کے ذریعے یا کسی تہمت، کنایہ یا درپردہ تعریض کے ذریعے بلاواسطہ یا بالواسطہ رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کی توہین کرے گا تو اسے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔"

حال ہی میں اس دفعہ کے تحت فیصل آباد سیشن جج کی عدالت سے ایک عیسائی نوجوان ایوب مسیح کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ اس عدالتی فیصلے کے خلاف فیصل آباد کے بشپ جان جوزف نے عدالت کے سامنے مبینہ طور پر "خودکشی" کرلی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ بشپ جس گولی سے ہلاک ہوا وہ کئی فٹ سے چلائی گئی تھی۔ جبکہ خودکشی کی صورت میں پستول کی نالی سر کے ساتھ لگائی جاتی ہے مگر ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ پھر جس پستول سے بشپ کا خودکشی کرنا بیان کیا گیا ہے وہ لاش سے کافی فاصلے پر ملا ہے، (حالانکہ خودکشی کے بعد پستول اس کے ہاتھ میں یا زیادہ سے زیادہ لاش کے ساتھ ہونا چاہئے تھا)۔

بہرحال مبینہ "خودکشی" کے اس واقعہ کو بہانہ بناکر مسیحی تنظیموں نے پر تشدد احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ مظاہرین نے کراچی، لاہور، ساہیوال، راولپنڈی اور فیصل آباد میں توڑ پھوڑ کی، لاہور میں ایک مسجد پر حملہ کیا، عوام کی گاڑیوں کو توڑا، پولیس کی ایک گاڑی کو آگ لگادی متعدد عمارتوں کو بھی نقصان پہنچایا۔ (روزنامہ خبریں ملتان ۱۶ مئی ۱۹۹۸ء)

توہین رسالتؐ کے اس قانون کو امریکہ اور برطانیہ نے شروع دن ہی سے ناپسندیدہ قرار دے رکھا ہے۔ اس واقعہ کی آڑ میں امریکہ نے ایک مرتبہ پھر اس قانون کی منسوخی کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کو اظہار رائے کا حق حاصل ہے اور اس پر موت کی سزا قابل مذمت ہے۔ اسی طرح انسانی حقوق کے نام پر بننے والی مگر غیر ملکی سرمائے سے چلنے والی اندرون ملک تنظیموں نے بھی اس قانون کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

مسیحی برادری کے اندرونی و بیرونی حامیوں کے اس احتجاج نے مسلمانوں کے دینی جذبات کو مزید مجروح کیا ہے۔

ہم کسی جذباتیت کی رو میں بہے بغیر اس حقیقت کا اظہار واشگاف الفاظ میں کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والی اقلیتیں عیسائی اور قادیانی ذہن نشین کرلیں کہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ فرد بھی اپنی ہزارہا بے عملیوں کے باوجود نعلین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حرمتی بھی برداشت نہیں کرسکتا۔

ہمارے نزدیک نعلین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نوک تاج شاہی سے زیادہ معظم و محترم ہے کوئی بدبخت پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و بے حرمتی کرتا ہے تو امتی کا فرض ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی سنے تو فوراً اس کی جان لے لے یا اپنی جان دے دے۔ (اس فرض کی تکمیل حکومت پر عائد ہوتی ہے) شفاء قاضی عیاضؒ میں ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید نے جب امام مالکؒ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کا حکم دریافت کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا **مابقاء الامت بعد شتم نبیہا** (اس امت کی کیا زندگی ہے جس کے پیغمبر کو گالیاں دی جائیں؟)

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ حرانی قدس سرہ کے زمانے میں ایک نصرانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی تو امام موصوفؒ نے چھ سو صفحات کی ضخیم کتاب صرف اس موضوع پر تصنیف فرمائی اور "الصارم المسلول علی شاتم الرسول" اس کا نام رکھا، جس میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، تعامل خلفائے راشدینؓ، اجماع صحابہؓ و تابعینؒ اور عقلی دلائل و براہین سے شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واجب القتل ہونا ثابت کیا:

ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا، سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا

ترجمہ: "یہ ملعون جہاں کہیں پائے جائیں، پکڑے جائیں اور خوب قتل کئے جائیں، جیسا کہ گذشتہ

مفسدین کے بارے میں اللہ کی سنت ہے اور اللہ کی آئین اور عادت میں کوئی تغیر و تبدل نہ پاؤ گے۔" (الاحزاب آیت ۶۱)

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر و تعظیم اور ان کی نصرت و حمایت تمام امت پر فرض عین ہے' ان کی بے حرمتی دین الٰہی کی بے حرمتی ہے۔

جن دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ رسالت مآبؐ کے بارے میں زبان طعن دراز کی' زمانہ نزول وحی میں ان کا جواب خود خالق کائنات نے دیا۔ ابوجہل اور عاص بن وائل سہمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے لئے "ابتر" کا لفظ استعمال کیا تو خدا تعالیٰ نے جواب دیا **ان شانئک ھو الابتر** کہ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہونے والا ہے۔ ابولہب نے گستاخی کی تو فرمایا **تبت یدا ابی لہب و تب** آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہا گیا تو فرمایا **ما انت بنعمۃ ربک بمجنون** رسالت کا انکار کیا گیا تو فرمایا "یٰسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین" ○ شاعر کہا گیا تو فرمایا وما علمناہ الشعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انسانی خصائص کھانے پینے پر اعتراض ہوا تو فرمایا **وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انھم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق** ○

بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب خدا تھے' اور جب کسی کے دوست و محبوب کو گالی دی جاتی ہے تو محبت کا تقاضا ہے کہ محب خود جواب دے۔ بعض لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم و کرم اور عفو و درگذر کا بے محل حوالہ دے کر گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عفو عام کا اعلان کرا دیا' جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھائے تھے' جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برسائے تھے' جو ہمیشہ آپ سے برسرپیکار رہے' جنہوں نے آپ کی ایڑیوں کو لہولہان کیا تھا ان سب کو معافی مل گئی' لیکن جہاں یہ حقیقت ہے وہاں یہ بھی واقعہ ہے کہ جو لوگ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں غایت درجہ گستاخ اور دریدہ دھن تھے ان کے متعلق حکم ہوا کہ جہاں کہیں ملیں قتل کر دیئے جائیں۔ ان بدبختوں میں ابن خطل' حویرث بن نقید' مقیس بن صبابہ' حارث بن طلاطل اور ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی شامل ہیں جن کے سر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کے جرم میں سرعام قلم کئے گئے (الصارم المسلول ص ۱۲۶)۔ ان کے علاوہ کچھ اور بدذات و بدگو بھی ہیں' جنہیں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے جرم میں تہ تیغ کیا گیا۔ ازاں جملہ عصماء نامی ایک یہودی عورت تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہا کرتی تھی اور طرح طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتی تھی۔ عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس کے گستاخانہ اشعار سنے تو نذر مانی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے صحیح سالم واپس آئیں تو اس گستاخ عورت کو ضرور قتل کروں گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر سے مظفر و منصور تشریف لائے تو عمیر رضی اللہ عنہ شب کے وقت تلوار لے کر روانہ ہوئے اور اس کے گھر میں داخل ہوئے۔ چونکہ نابینا تھے اس لئے عصماء کو ہاتھ سے ٹٹولا اور بچے جو اس کے اردگرد تھے ان کو ہٹایا اور تلوار کو سینہ پر رکھ کر اس زور سے دبایا کہ پشت سے پار ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل سے انتہائی مسرور ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے مخاطب ہو کر فرمایا "اگر ایسے شخص کو دیکھنا چاہتے ہو جس نے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غائبانہ مدد کی ہو تو عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لو۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس اعمیٰ (نابینا) کو دیکھو تو سہی کس طرح چھپ کر اللہ کی اطاعت کے لئے روانہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو اعمیٰ (نابینا) نہ کہو یہ تو بصیر (بینا) ہیں (زرقانی ص ۴۵۳ جلد اول) اسی طرح مدینہ کا ایک یہودی ابو عفک شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کرتا تھا اور لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر اکساتا تھا اس کی دریدہ دھنی حد سے گزر گئی تو یہ ارشاد فرمایا "کون ہے جو میرے لئے یعنی محض میری عزت و حرمت کے لئے اس خبیث کا کام تمام کر دے" سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے پہلے ہی منت مانی ہوئی ہے کہ ابو عفک کو قتل کروں گا یا خود مر جاؤں گا۔ یہ سنتے ہی سالم تلوار لے کر روانہ ہوئے۔ ابو عفک غفلت کی نیند سو رہا تھا۔ پہنچتے ہی تلوار اس کے جگر پر رکھی اور اس زور سے دبایا کہ پار ہو کر بستر تک پہنچ گئی۔ لوگ دوڑے مگر عدو اللہ جہنم رسید ہو چکا تھا۔ (الصارم المسلول ص ۱۰۳)

کعب بن اشرف یہودی بھی شاتمین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا۔ صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "کعب بن اشرف کے قتل کے لئے کون تیار ہے؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ایذا پہنچائی ہے۔" اس کے لئے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے کعب بن اشرف کا سر قلم کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا ڈالا۔ آپ نے فرمایا افلحت الوجوہ ان چہروں نے فلاح پائی اور کامیاب ہوئے۔ اسی طرح ایک اور گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو رافع یہودی کو حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے اس کے قلعہ نما مکان میں جاکر قتل کیا۔ اس مہم میں ان کی پنڈلی کی ہڈی

ٹوٹ گئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کارگزاری سنائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ٹانگ پھیلاؤ‘ عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ٹانگ پھیلادی‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اس پر پھیرا‘ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوا کہ گویا مجھے شکایت پیش ہی نہ آئی تھی۔ (بخاری)

پاکستان کی عیسائی اقلیت قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانی حقوق کے منافی قرار دیتی ہے‘ اسی لئے وہ اسے امتیازی قانون اور کالا قانون کہتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ دفعہ (۲۹۵-سی) ایک خالص دینی تقاضا کی تکمیل اور مسلمانوں کی دینی و ملی غیرت و حمیت کی بیداری کا ثبوت ہے جو امریکہ‘ برطانیہ‘ ہندوستان اور اسرائیل کے یہود و ہنود اور نصاریٰ کے لئے ناقابل قبول ہے۔

توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا کو انسانی حقوق کے منافی قرار دینے کا کیا حاصل ہے؟ کیا ان کے نزدیک اللہ کے معصوم پیغمبروں کی توہین کرنا اور نعوذباللہ انہیں گالیاں دینا بھی "انسانی حقوق" میں شامل ہے؟ اس قانون کی منسوخی کے مطالبے کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ امریکہ ہم سے توہین رسالت کا حق طلب کررہا ہے۔ اس سے بڑھ کر سفاہیت اور کمینگی کیا ہو سکتی ہے؟ اگر یورپ نے مسلمانوں کی بے عملی سے یہ اندازہ لگایا ہے کہ ان کے دل حب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تپش سے خالی ہو چکے ہیں تو یہ اس کی کج فہمی اور بدفکری ہے۔ ہم بے عمل ضرور ہیں‘ مگر بے غیرت نہیں۔ ہمیں ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور حب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم‘ اپنے مال‘ اپنے وطن‘ اپنی اولاد اور اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے۔ یہ متاع عزیز فراموش کردینے والی چیز نہیں۔ یہی متاع عزیز ایک مسلمان کی ایمانی زندگی کی جان ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو زندگی کا کیا جواز رہ جاتا ہے؟

اک عشق مصطفیٰ ہے اگر ہو سکے نصیب
ورنہ دھرا ہی کیا ہے جہاں خراب میں

ہمارے نزدیک صرف وہ نام نہاد اور ننگ انسانیت انسان ہی واجب القتل نہیں جو توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتکب ہوتا ہے‘ بلکہ وہ سوچ بھی واجب القتل ہے جو دلوں سے احترام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنا کرتی ہے‘ وہ ذہنیت بھی واجب القتل ہے جو گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سوچتی ہے‘ وہ قلم بھی واجب القتل ہے جو پیغمبر کے خلاف لکھتا ہے اور وہ زبان بھی واجب القتل ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بکتی ہے۔

جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی حرمت کو کعبہ سے افضل قرار دیا ہو اس کی توہین وقار انسانی کی توہین ہے‘ جو شخص انسانیت کی اس آن کو ملحوظ نہیں رکھتا کسی کو اس کی جان کا لحاظ کیسے ہو سکتا ہے؟ خواہ اس کے لئے خود اس کی جان بھی چلی جائے۔ بلکہ کامل مسلمان ہے ہی وہ جو "عقیدتاً" اور "عملاً" یہ ثابت کردے کہ۔

نماز اچھی‘ روزہ اچھا‘ حج اچھا‘ زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحاؐ کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

اور ایک جان کیا مسلمان کے پاس ہزاروں جانیں بھی ہوتیں تو وہ ناموس مصطفیٰ پر بخوشی لٹادیتا اور پھر بھی یہی کہتا۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا
نہ بس اک جاں‘ دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

اس قانون سے عیسائیوں کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کیا گیا‘ بلکہ بنظر غائر غیر جانبدار ہو کر دیکھا جائے تو اس سے عیسائیوں اور دیگر غیر مسلموں کو ایک طرح سے تحفظ حاصل ہو گیا ہے کہ وہ توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا الزام لگتے ہی گردن زدنی قرار نہیں پاتے‘ بلکہ انہیں تمام قانونی مراعات اور سہولتیں حاصل رہتی ہیں اور اگر ان کے خلاف استغاثہ ثابت نہ ہو سکے تو وہ بری کردیئے جاتے ہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس قانون کی منسوخی سے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجرم سزا سے بچ جائے گا وہ خود فریبی میں مبتلا ہے۔ صدہا واقعات اس خوش فہمی کی تردید کرتے ہیں‘ اس لئے کہ جب بھی کسی راج پال نے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ ڈالا ہے‘ غازی علم الدین" کی تیغ حمیت نے اس کا کام تمام کردیا ہے۔ اگر حکومت نے توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم کی سزا ختم کردی تو مسلمان اس فریضہ کی ادائیگی کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے‘ جس کے نتائج اقلیتوں کے حق میں بہتر ثابت نہ ہوں گے۔ پاکستان کی مسیحی برادری کو ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ پاکستان کے ۹۶،۶۷ فیصد مسلمانوں کے دینی و مذہبی جذبات کو جارحانہ کارروائیوں اور پرتشدد مظاہروں سے مشتعل کرکے اپنے لئے مشکلات پیدا نہ کرے۔ کوئی بھی اقلیت‘ اکثریت کے حقوق پر ڈاکہ ڈال کر زندہ نہیں رہ سکتی۔ پاکستان اس وقت جس سنگین اور نازک صورت حال سے دوچار ہے اس کا تقاضا ہے کہ اس میں بسنے والی اقلیتیں اپنی حب الوطنی کا ثبوت دیتے ہوئے آئین پاکستان کے تحت دی جانے والی رعایتوں سے مستفید ہوں اور آئین کی حساس شقوں کی تنسیخ کا شوشہ کھڑا کرکے نئے مسائل پیدا کرنے سے احتراز کریں۔

مولانا نسیم احمد باغپتی، کراچی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے

ایک عیسائی محققہ خاتون کا اعتراف

مسیح علیہ السلام وقت کی ایک اجتماعی تحریک کے لیڈر تھے۔ جو صلیب پر چڑھائے جانے کی سزا سے بچ کر نکل گئے، وہ کوئی خدا نہیں بلکہ ہماری اور آپ کی طرح کے ایک انسان تھے۔ جس نے وقت کی جابر و ظالم حکومت کے خلاف چلنے والی تحریک کی قیادت کی۔ وہ کوئی اللہ کے بیٹے نہیں تھے، ان خیالات کا اظہار آسٹریلیا کی ایک عیسائی "محققہ خاتون" (باربر تارنج) نے اپنی ایک کتاب میں کیا ہے۔ مصنفہ و محققہ کا شمار آثار قدیمہ کے ماہرین میں کیا جاتا ہے۔ اس نے ۱۹۴۷ء میں بحر مردار کے ان مخطوطات کے برآمد ہونے کے بعد، یہ مخطوطات جو بحر مردار کے شمال مغربی ساحل پر پائے گئے تھے۔ اس وقت سے لے کر آج تک عیسائیت کے مرکز ویٹی کین کی جانب سے ان مخطوطات کو مخفی رکھنے کی سازش کی جارہی ہے، جن میں مسیحی اصولوں کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک سازش کے تحت برآمد ہونے والی ۷۲ فیصد مخطوطات اب تک باہر کی دنیا سے مخفی رکھے جاچکے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ تمام مخطوطات لوگوں کی نظر میں آگئے تو موجودہ عیسائیت اور اس کے گمراہ کن عقیدہ و حزام سے زمین بوس ہوجائے گا۔ لیکن بقیہ ۲۸ فیصد مخطوطات ظاہر ہونے کے بعد باربرا اور اس کے مخالفین کے درمیان بحث برابر جاری و ساری ہے۔ اس محققہ خاتون نے بحر مردار میں سے برآمد کئے جانے والے مخطوطات اور آثار پر تحقیق کی ہے اور اس موضوع پر کئی ایک کتب بھی تصنیف کی ہیں۔ ان کی کتابوں نے عیسائی دنیا میں ایک ہلچل مچادی ہے اور عالمی سطح پر لوگ نہایت دلچسپی اور شوق سے اس کے لیکچرز میں حاضر ہورہے ہیں۔ مصنفہ کا آخری لیکچر اڈنبرگ میں رکھا گیا تھا، جس کو لوگوں کی بہت بڑی تعداد نے بڑی دلچسپی اور سکون کے ساتھ سنا، اور گنتی کے چند ہی لوگوں نے مصنفہ کی تحقیق پر اعتراض کیا، باربرا کا کہنا ہے کہ مسیح علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے کا واقعہ من گھڑت اور جھوٹا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام کے ساتھیوں نے ان کو سزائے موت سے چھٹکارا دلایا اور وہ یروشلم سے باہر کہیں روپوش ہوگئے، لیکن اس حقیقت کو تو اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی ارشاد فرمادیا ہے کہ ان لوگوں کا یہ کہنا کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کردیا، جب کہ نہ انہوں نے انہیں قتل کیا اور نہ ہی انہیں صلیب پر چڑھایا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شبہ میں ڈال دیا، اور اس معاملے میں ان میں اختلاف ڈال دیا، اور انہیں شک میں مبتلا کردیا۔ یہ صرف ان کا ظن یا گمان ہے، وہ نہ تو قتل ہوئے اور نہ ہی صلیب پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف یعنی آسمان پر اٹھالیا۔ اور اللہ تعالیٰ عزیزاً حکیم ہے، اور ایک شخص کو جو کہ اس سازش کا سرغنہ یا سردار تھا اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شبیہ اور ہم شکل بنادیا، حالانکہ وہ اخیر وقت تک یہ کہتا رہا کہ میں عیسیٰ نہیں ہوں اور اس شخص کو حضرت عیسیٰ سمجھ کر قتل کردیا اور صلیب پر چڑھادیا اور اسی وجہ سے یہود کو اشتباہ ہوا اور اس سے ان میں اختلاف پھیلا اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت سے ہوا، بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والے ہیں کہ اپنی قدرت کاملہ سے اپنے نبی کو دشمنوں سے بچالیا اور زندہ آسمان پر اٹھالیا، اور ان کی جگہ ایک شخص کو ان کا ہمشکل بناکر قتل کرایا اور تمام قاتلین کو قیامت تک اشتباہ اور اختلاف میں ڈال دیا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو عیسیٰ علیہ السلام اس چشمہ سے کہ جو مکان میں تھا غسل فرماکر باہر تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپ رہے تھے۔ یہ غسل آسمان پر جانے کے لئے تھا، جیسے مسجد میں آنے سے پہلے وضو کرتے ہیں۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے سردار کو جو کہ اس پوری سازش کا سرغنہ تھا، پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈال دی گئی اور عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت جبرائیل براق نامی سواری میں مکان کے روشندان سے دوسرے آسمان پر لے گئے، بعد ازاں یہود کے پیادے عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری کے لئے گھر میں داخل ہوئے اور اس شبیہ کو عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر گرفتار کیا اور قتل کرکے صلیب پر لٹکادیا۔ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سند اس کی صحیح ہے اور بہت سے سلف سے اسی طرح مروی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۲۳۸ جلد سوم)

مندرجہ بالا روایت سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے رفع الی السماء کا بذریعہ وحی پہلے ہی علم ہو چکا تھا اور یہ بھی علم تھا کہ اب آسمان پر جانے کا بہت تھوڑا ہی وقت رہ گیا ہے۔ لہٰذا یہ غسل آسمان پر جانے کے لئے تھا۔ تفسیر ابن کثیر صفحہ نمبر ۲۲۹ جلد ۳ پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے رفع الی السماء سے پہلے اپنے بارہ کے بارہ حواریوں کی دعوت فرمائی اور خود اپنے دست مبارک سے ان کے ہاتھ دھلائے، اور بجائے رومال کے اپنے جسم کے کپڑوں سے ان کے ہاتھ پونچھے۔ گویا کہ یہ اپنے احباب و اصحاب کی الوداعی دعوت تھی۔ صحیح مسلم میں نواس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب دمشق کے منارۂ شرقیہ پر اتریں گے تو سر مبارک سے پانی ٹپکتا ہوا ہوگا اور یہ اس طرح ممکن ہے وہاں کے اور یہاں کے وقتوں میں بڑا فرق ہے۔ وہاں کا ایک سال اس دنیا کے پچاس ہزار سال کے برابر ہے، لہٰذا جب عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو وہاں کے مطابق چند لمحے ہی گزرے ہوں گے۔ لہٰذا آپ کے سر مبارک سے غسل کا پانی گر رہا ہوگا۔ جس طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں براق نامی سواری پر گئے۔ ساتوں آسمانوں کی سیر کی، سدرۃ المنتہیٰ تک تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے اور پھر جب دنیا میں تشریف لائے تو نہ صرف دروازے کی کنڈیاں ہل رہی تھیں، بلکہ بستر تک گرم تھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بیشک عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے در آں حالیکہ وہ فیصلہ کرنے والے اور انصاف کرنے والے ہوں گے صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور لڑائی ختم کردیں گے، مال کو بہادیں گے، یہاں تک کہ مال کو قبول کرنے والا کوئی نہ ملے گا اور ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا تو ان کی عمر شریف ۳۲ سال اور چھ ماہ کی تھی اور زمانہ نبوت تیس ماہ تھا اور پھر جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تب بھی ان کی عمر یہی ہوگی کیونکہ آسمان اور زمین کے اوقات میں جو فرق ہے اس کے حساب سے تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۸۱ جلد دوم میں ہے کہ توفی کے معنی کسی شے کو پورا پورا اور جمیع اجزا لینے کے ہیں۔ یعنی اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اور جسم دونوں کے ساتھ دوسرے آسمان پر بلا کر اپنا مہمان رکھا ہوا ہے۔ رہا یہ سوال کہ زمین سے لے کر آسمان تک کی طویل مسافت کا چند لمحوں میں طے کرلینا کیسے ہوا؟ تو اس کا جواب یہ ہے۔ لفظ براق برق سے بنا ہے اور برق یعنی نور کی رفتار ایک منٹ میں ایک کروڑ بیس لاکھ میل کی مسافت طے کرتا ہے، بجلی ایک منٹ میں پانچ سو مرتبہ زمین کے گرد گھومتی ہے اور بعض ستارے ایک ساعت میں آٹھ لاکھ اسی ہزار میل کی رفتار سے حرکت کرتے ہیں۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر کے ساتھ لیلۃ المعراج میں جانا اور پھر وہاں سے واپس آنا ثابت ہے۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کا بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر قیامت کے قریب ان کا آسمان سے نازل ہونا بھی بلاشبہ حق ہے اور ثابت ہے۔ اور جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کا آسمان سے زمین کی طرف تشریف لائے ممکن العمل ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی آسمان سے زمین کی طرف نزول بالکل عین ممکن ہے اور حق و ثابت ہے۔ مندرجہ بالا واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی جسم عنصری کا آسمان پر اٹھایا جانا نہ قانون فطرت کے خلاف ہے اور نہ ہی سنت اللہ سے متصادم ہے بلکہ ایسی حالت میں سنت اللہ یہی ہے کہ وہ اپنے خاص الخاص بندوں کو آسمان پر اٹھالیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا کرشمہ ظاہر ہو اور لوگوں کو یہ معلوم ہوجائے کہ حق تعالیٰ کی اپنے خاص الخاص بندوں کے ساتھ یہی سنت ہے کہ ایسے وقت میں ان کو آسمان پر اٹھالیتا ہے۔ غرض یہ کہ کسی جسم عنصری کا آسمان پر اٹھایا جانا قطعاً" محال نہیں بلکہ عین ممکن العمل اور واقع ہے اور اسی طرح آسمانوں پر کسی جسم عنصری کا بغیر کھائے پیئے زندگی بسر کرنا محال نہیں کیونکہ، اصحاب کہف کا تین سو سال تک بغیر کھائے پیئے زندہ رہنا قرآن کریم میں مذکور ہے، اور اسی طرح حضرت یونس علیہ السلام کا شکم ماہی میں بغیر کھائے پیئے زندہ رہنا قرآن کریم میں صراحتاً" مذکور ہے۔

بقیہ: توہین رسالت

تفہیم القرآن نے لکھا ہے:

"مذاق اڑانے سے مراد محض زبان ہی سے کسی کا مذاق اڑانا نہیں بلکہ کسی کی نقل اتارنا، اس کی طرف اشارے کرنا، اس کی بات پر یا اس کے کام یا اس کی صورت یا اس کے لباس پر ہنسنا، اس کے کسی نقص یا عیب کی طرف لوگوں کو اس طرح توجہ دلانا کہ دوسرے اس پر ہنسیں۔ یہ سب بھی مذاق اڑانے میں داخل ہے۔ اصل ممانعت جس چیز کی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی کسی نہ کسی طور پر تضحیک کرے۔ کیونکہ اس تضحیک میں لازماً" اپنی بڑائی اور دوسرے کی تذلیل اور تحقیر کے جذبات کار فرما ہوتے ہیں جو اخلاقاً" سخت معیوب ہیں۔ مزید برآں اس سے دوسرے شخص کی دل آزاری بھی ہوتی ہے جس سے معاشرے میں فساد رونما ہوتا ہے۔ اس بنا پر اس فعل کو حرام کیا گیا ہے۔"

مولانا محمد نذر عثمانی' حیدر آباد

قادیانی مبالغے اور ان کی حقیقت

عالم انسانیت میں جتنی بھی اسلام دشمن تنظیمیں معرض وجود میں آئیں وہ نام رنگ و نسل کے اعتبار سے چاہے جتنا ہی مختلف ہوں' لیکن ایک بات ان میں قدرے مشترک ہے اور وہ ہے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کرنا زیر نظر مضمون برصغیر کی ایک ایسی اسلام دشمن تنظیم کے بارے میں ہے جس کا نام "قادیانیت" ہے قادیانیوں کے موجودہ بھگوڑے لیڈر مرزا طاہر نے حالیہ دنوں میں سیٹلائٹ پر اپنی جماعت سے خطاب کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس سال ۳۰ لاکھ افراد نے قادیانیت قبول کی۔ قادیانی ذریت بھی عجیب کشمکش کا شکار ہے' جب قادیانیت کے صفوں میں گرو (خلیفہ) اور اس کے اہلکاروں اور خاندان کے بارے میں بغاوت کے جراثیم سر اٹھانے لگتے ہیں یا وہ قادیانی نوجوان جن کو صرف مادی وسائل کا بہلاوا دے کر اپنے ساتھ لگایا ہوا ہے ان میں کچھ حقیقت اسلام اور قادیانیت سے بیزاری کا عنصر سر اٹھانے لگتا ہے تو قادیانی گرو کوئی نیا خطبہ جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کی طرز پر طرح طرح کے الہامات مکاشفات کے ذریعے ان کو جکڑے رہنے کی پالیسی اختیار کی جاتی ہے اور قادیانیوں اور دنیا کے دیگر مذاہب اور خصوصاً" اہل اسلام کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ پوری دنیا میں قادیانیت پھیل رہی ہے اور اتنے لوگوں نے قادیانیت کو بطور مذہب اختیار کیا ہے' جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مرزا طاہر اسی خوش فہمی کا شکار ہے پوری دنیا میں ان کی سرپرستی کرنے والے ممالک جو نظریاتی طور پر اسلام کے نمبرون دشمن ہیں خصوصاً" برطانیہ جس کی سابقہ تاریخ قادیانیت کو نبوت کے دعوے اور جہاد کو حرام قرار دلوانے کی مہم میں خشت اول ہے۔ مرزا طاہر اسی برطانیہ کے آغوش میں بیٹھ کر اسلام اور ملک پاکستان کے خلاف طرح طرح کی سازشوں میں مصروف ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو انگریز کا "خود کاشتہ پودا" کہا کرتا تھا بلکہ اس سے بڑھ کر آپ میاں محمود خلیفہ قادیان کے اس حوالے کو پڑھیں جو اس نے عام قادیانی کے خیالات کے اظہار کے طور پر لکھا ہے ملاحظہ کریں:

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فخریہ لکھا ہے کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں' جس میں' میں نے گورنمنٹ کی تائید نہ کی ہو مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیروں سے نہیں بلکہ احمدیوں (قادیانیوں) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں انہیں احمدی ہی کہوں گا کیونکہ نابینا بھی آخر انسان ہی کہلاتا ہے کہ ہمیں حضرت مسیح (مرزا قادیانی) کی ایسی تحریریں پڑھ کر شرم آجاتی ہے' انہیں شرم کیوں آتی ہے اس لئے کہ ان کی اندر کی آنکھ نہیں کھلی مرزا محمود کو کہنا تو یہ چاہئے تھا کہ ابھی ان میں کچھ غیرت موجود ہے' لہٰذا وہ مرزا کی تحریریں پڑھ کر شرم محسوس کرتے ہیں' لیکن جس کی اندر اور باہر کی آنکھ بند ہو چکی ہو اس کو شرم آنے کا کیا سوال؟" (حوالہ بالا اخبار الفضل قادیان ج ۲۰ نمبر ۳ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۲ء)

اسی طرح ایک اور جگہ پر یوں رقمطراز ہیں کہ:

"ہمارے مخالفوں کا یہ پرانا اعتراض ہے کہ جو وہ حضرت مسیح مرزا قادیانی کے خلاف پیش کرتے ہیں کہ آپ گورنمنٹ کے خوشامدی تھے اور اس وقت ہم سے جدا ہونے والا گروہ (لاہوری گروپ) بھی اعتراض کرتا ہے کہ تم گورنمنٹ برطانیہ کے خوشامدی ہو اس طرح احمدی (مسلمان) بھی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نہ ان اعتراض کی پرواہ کی اور نہ ہم کرتے ہیں۔" (اخبار الفضل جلد ۳ نمبر ۵۱)

اسی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے مرزا طاہر امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے نفاذ کے فوراً" بعد ملک سے فرار ہو کر برطانیہ چلا گیا تاکہ پرانی خدمات کے صلہ میں وہاں بیٹھ کر اسلام کے خلاف سازشیں کر سکیں۔ ہم قادیانی مبالغوں کی اصل حقیقت سے آپ کو روشناس کرانے کے لئے قادیانیت کے ماضی کی طرف لے جاتے ہیں آج کی طرح اس وقت کی قادیانی قیادت بھی اس قسم کے مرض میں مبتلا تھی' جس میں آج کل مرزا طاہر گرفتار نظر آتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی رسالہ تحفۃ الندوہ ص ۸ روحانی خزائن ص ۱۰۱' ج ۱۹ پر یوں تحریر کرتے ہیں:

"خدا نے میری جماعت سے پنجاب اور ہندوستان کے شہروں کو بھر دیا چند سال میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ اشخاص نے میری بیعت کی' میں حلفاً" کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں باتیں سننے کے وقت روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔"

سیرۃ المہدی ص ۱۹۵ جلد اول میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بلحاظ (بفضلہ

شیطان) کئی لاکھ تک انکا شمار پہنچ گیا ہے۔

تبلیغ رسالت ص ۱۲۲ جلد دہم مجموعہ اشتہارات ص ۵۸۳ جلد ۳' مورخہ ۷ مئی ۱۹۰۷ء پر ایک پہلو سے خدا نے مجھے برومند کیا' چنانچہ ہزار بار شکر کا مقام ہے تقریباً" چار لاکھ انسان اب تک میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں۔

تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۷ روحانی خزائن ص ۵۵۳ ج ۲۲ نمبر ۱۵اے مسیح موعود تیری ہمت تیرا استقلال تیرا عزم اس سے ظاہر ہے کہ اور نبیوں کے لئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوتی تھی کہ میں نبی ہوں' مگر تیرے لئے دو مشکلیں تھیں اول یہ کہ کوئی نبی آسکتا ہے' دوم یہ کہ میں نبی ہوں' آخر تو نے چار لاکھ انسانوں کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کر دی۔ (اخبار البدر قادیان جلد ۸ ن ۳۰ ۱۹۰۹ء ص ۶) جماعت کی تعداد اندازاً" بتاسکتا ہوں چار پانچ لاکھ کی جماعت ہے غیر مبا-یعین (لاہوری گروپ) کے ساتھ ایک معزز آدمی ہوگا مرزا محمود کا سب جج عدالت گورداسپور میں بیان اخبار الفضل جلد ۹ نمبر ۱۰۱'۱۰۲ ص ۶ ۱۹۲۲ء) چار لاکھ احمدی صفائی قلب کے ساتھ آپ ہندوؤں کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کے لئے تیار ہیں' (پیغام صلح ص ۱۵۲ جولائی ۱۹۰۸ء) خواجہ حسن نظامی کا دعویٰ ہے کہ میاں محمود خلیفہ قادیان بیس ہزار مریدین کی فہرست کبھی نہیں دے سکتے کیونکہ خواجہ صاحب کے نزدیک کل ہندوستان میں احمدیوں (قادیانیوں) کی تعداد اٹھارہ ہزار سے زیادہ نہیں ہے' (پیغام صلح ج ۵ نمبر ۵۹ مورخہ ۶ فروری ۱۹۱۸ء) مقدمہ اخبار مباہلہ میں قادیانی گواہوں نے قادیانیوں کی تعداد دس لاکھ بیان کی تھی نمبر ۱۰ کوکب دری کے قادیانی مئولف ۱۹۳۰ء کے قول کے مطابق بیس لاکھ قادیانی دنیا میں موجود ہیں۔

ستمبر ۱۹۳۲ء بھیرہ پنجاب کے مناظرہ مبارک احمد پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان نے قادیانیوں کی تعداد پچاس لاکھ بیان کی (وہ امام الکاذبین تو امام تھے یہ ان کے چیلے ہیں دو سال میں تیس لاکھ) عبدالرحیم درد قادیانی مبلغ انگلستان میں مسئلہ قلبی کے سامنے بیان دیا کہ پنجاب کے مسلمانوں میں غالب اکثریت قادیانیوں کی ہے پنجاب میں تقریباً" ڈیڑھ کروڑ مسلمان آباد ہیں' اس حساب سے ۷۵ لاکھ قادیانی پنجاب میں ہیں' لیکن سرکاری مردم شماری کا خدا بھلا کرے کہ ساری چرب زبانی اور جھوٹے دعوؤں کا بھانڈا پھوٹ گیا اور بالآخر لاچار ہو کر میاں محمود خلیفہ کو اصلی تعداد تسلیم کرنی پڑی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو جس وقت ہماری تعداد آج کی تعداد سے بہت کم اپنی سرکاری مردم شماری کی رو سے اٹھارہ سو تھی اس وقت اخبار بدر کے خریداروں کی تعداد ۱۴۰۰ تھی اس وقت سرکاری مردم شماری ۵۶ ہزار ہے اگر پہلی نسبت کا لحاظ رکھا جائے تو ہمارے اخبار کے صرف پنجاب میں ۴۰۰۰ سے زائد خریدار ہونے چاہئیں الفضل ج ۲۲ نمبر ۱۵' ۱۶ اگست ۱۹۳۴ء ہماری جماعت تعداد کی رو سے پنجاب میں ۵۶ ہزار ہے گویا بالکل غلط ہے سرکاری رپورٹوں ۱۹۳۱ء میں مجموعی تعداد ۵۵ ہزار ہے جس میں لاہوری گروپ کے بھی کئی ہزار لوگ شامل ہیں اس طرح میاں محمود کی جماعت کی تعداد پچاس ہزار بھی نہیں رہتی مگر فرض کرلو کہ یہ تعداد درست ہے اور فرض کرو کہ پورے ہندوستان میں ہماری جماعت کے ۲۰ ہزار افراد رہتے ہیں تب بھی یہ پچھتر چھہتر ہزار آدمی بن جاتے ہیں الفضل قادیانی ج ۲۱ نمبر ۱۵۲' ۲۱ جون ۱۹۳۴ء یہ مرزا طاہر کے پیشہ ور اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دوسرے خلیفہ کی کذب بیانیوں کی مختصر جھلک ہے۔ آج جب پوری دنیا دیگر تمام مذاہب سے بیزار ہو کر اسلام قبول کر رہی ہے مرزا طاہر کا یہ دعویٰ کہ پوری دنیا میں ۳۰ لاکھ افراد نے قادیانیت قبول کی ہے یہ ایسا ہے کہ جیسے مرزا غلام احمد قادیانی نے وعدہ کیا تھا براہین احمدیہ حصہ پنجم کے دیباچے پر تحریر فرماتے ہیں:

"پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا' چونکہ پچاس اور پانچ میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے پچاس والا وعدہ پورا ہوگیا بالکل اسی طریقے پر مرزا طاہر کے موجودہ ۳۰ لاکھ کا عدد ہے۔"

مرزا طاہر کا یہ بیان سوائے جھوٹ دجل اور فریب کے کچھ نہیں اور اپنی قادیانی امت کو ایک جھوٹا دلاسہ ہے' اس وقت الحمدللہ عالم اسلام کی ایک نمائندہ جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عالمی طور پر قادیانیت کے خلاف ایک موثر لائحہ عمل کے ساتھ کام کر رہی ہے اور یہی وجہ ہے تمام اسلامی ممالک نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا' حالیہ دنوں میں جنوبی افریقہ گیمبیا نے بھی انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی تمام سرگرمیوں پر پابندی لگادی ہے' مرزا طاہر اور اس کے حواریوں کے لئے یہی بات بھی قابل غور ہے کہ عالم اسلام کا کوئی بھی ملک انہیں جائے پناہ دینے کے لئے تیار نہیں۔ شیطان رشدی' سلیمہ نسرین دیگر اسلام دشمنوں کی طرح مرزا طاہر بھی اس وقت یہودیت و عیسائیت کے اشارے پر چل رہے ہیں' قادیانی نوجوان اپنے عقائد اور مرزا کی کتب سے ناواقف ہیں' انہیں صرف رائل فیملی کا وفادار رہنے پر عزت ملتی ہے ایسے ہزاروں سعید روحیں جن کو قادیانیت نے اپنے شکنجے میں دبایا ہوا تھا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں کی وجہ سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ہمارا' قادیانی ہر گروپ والے شخص کے لئے یہی پیغام ہے کہ قادیانیت کی کتب اندھی عقیدت کا چشمہ اتار کر مطالعہ کریں' آپ کو اسلام اور قادیانیت میں واضح فرق دکھائی دے گا' اسلام نبی آخرالزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ماننے کا نام ہے قادیانیت کو خدا صراط مستقیم عطا فرمائے (آمین)

محمد طاہر رزاق، لاہور

مرزا قادیانی کو نبی کیوں بنایا گیا؟

انگریز ہندوستان پر مکمل قابض ہو چکا تھا۔ اس نے مسلمانوں کی فوجی اور سیاسی قوت کو جلا کر راکھ بنا دیا تھا۔ لیکن اس کے دماغ میں ابھی تک خوف کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ اس کا دل جہادی للکار کے زلزلوں سے کانپ رہا تھا۔ اسے راکھ سے چنگاریاں، چنگاریوں سے آگ اور آگ سے اٹھتے ہوئے منہ زور شعلے اپنی جانب لپکتے نظر آرہے تھے۔

وہ مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے خائف تھا۔ وہ ابھی تک صلاح الدین ایوبیؒ کی یلغار کو نہیں بھولا تھا۔ اسے ابھی تک نورالدین زنگیؒ کی تلوار کی کاٹ یاد تھی۔ وہ ابھی تک طارق بن زیادؒ کے کشتیاں جلانے کے منظر سے خوفزدہ تھا۔ اس کے کانوں میں ابھی تک محمد بن قاسمؒ کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ وہ ابھی تک سلطان محمود غزنویؒ کی تکبیروں سے کپکپا رہا تھا۔ وہ ابھی تک سلطان شہاب الدین غوریؒ کی جرات و شجاعت سے خائف تھا اور وہ ابھی تک احمد شاہ ابدالیؒ کی جنگی حکمتوں کے سامنے سرنگوں تھا۔

اس نے اسلامی تاریخ سے یہ اخذ کر لیا تھا کہ مسلمانوں کی عزت جہاد سے ہے اور مسلمانوں کی ذلت عدم جہاد سے ہے۔ پھر ان کے شہ دماغوں نے فیصلہ دیا کہ مسلمانوں سے جذبہ جہاد چھین لیا جائے۔ اس کے لئے انہوں نے ایک "کرائے کے نبی" (مرزا قادیانی) کی خدمات مستعار لیں اور اس نے اعلان کیا کہ میں بطور نبی یہ کہتا ہوں کہ اب اسلامی شریعت میں جہاد ختم ہو چکا ہے۔ اب جو شخص جہاد کرے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول کا باغی ہو گا۔

فرنگی منصوبہ سازوں نے مرزا قادیانی سے کہا کہ تجھے "نبی" اس لئے بنایا گیا ہے کہ تو.......!!

○ ان کے بپھرے ہوئے جذبوں کو زنجیر پہنا دے۔

○ ان کے آتش فشاں ولولوں کو مقید کر لے۔

○ ان کی بے خوف آنکھوں میں موت کا خوف اتار دے۔

○ قوم رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینوں سے جہادی روح نوچ لے۔

○ ان کے دماغوں سے شوق شہادت کی تمنا ختم کر دے۔

○ ان کے ہاتھوں سے شمشیر جہاد چھین لے۔

○ ان کے خون میں دوڑنے والے جہادی شراروں کو منجمد کر دے۔

○ ان کی اسلامی غیرت کو موت کے گھاٹ اتار دے۔

○ ان کے قلوب سے عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکال دے۔

○ انہیں ان کے نبی سے بے تعلق کر کے اپنی جانب کھینچ لے۔

جہاد کے بارے میں بطور نمونہ قادیانیوں کے چند حوالے پیش خدمت ہیں، انہیں پڑھئے اور سوچئے کہ عالم اسلام کے خلاف کس قدر بھیانک سازش ہوئی ہے۔

"اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے لئے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے، خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

(ضمیمہ "تحفہ گولڑویہ" ص ۳۹ مصنف مرزا قادیانی)

○ "آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے، وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے۔" (خطبہ الہامیہ مترجم ص ۲۸-۲۹ مصنف مرزا قادیانی)

○ "گورنمنٹ انگلشیہ خدائی نعمتوں سے ایک نعمت ہے۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہ سلطنت مسلمانوں کے لئے برکت کا حکم رکھتی ہے۔ خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لئے باران رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے۔" (شہادت القرآن ضمیمہ ص ۱۲-۱۱ مصنف مرزا قادیانی)

○ "بعض احمق نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں، سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے، کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض ہے اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک بدکار

اور حرامی آدمی کا کام ہے۔" (مرزا قادیانی کتاب شہادت القرآن کا ضمیمہ بعنوان "گورنمنٹ کی توجہ کے لائق" ص ۳۰ منقول از اخبار "الفضل" قادیان جلد ۲۷ ص ۲۰۹ مورخہ ۱۲ ر ستمبر ۱۹۳۹ء)

○ "یہی وہ فرقہ (یعنی قادیانی فرقہ) ہے جو دن رات کوشش کررہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بیہودہ رسم کو اٹھادے۔" (از ریویو آف ریلیجنز ص ۵۳۷-۵۳۸)

○ "دیکھو میں (غلام احمد قادیانی) ایک حکم لے کر آپ کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔" (رسالہ گورنمنٹ "انگریز اور جہاد" ص ۱۴ مصنف مرزا قادیانی)

○ "اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہوگیا۔" (ضمیمہ "خطبہ الہامیہ" ص ۱۷ مصنف مرزا قادیانی)

○ "سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔" (ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ۱۷ مصنف مرزا قادیانی)

○ "جو شخص میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے۔ اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعی حرام ہے۔ کیونکہ مسیح آچکا' خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیرخواہ اس کو بننا پڑتا ہے۔" (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ضمیمہ ص ۷ مصنف مرزا قادیانی)

○ "اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کررکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں۔ اسی وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں بھی شہرت پاگئی ہیں۔" (تحریر مرزا قادیانی مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ص ۲۶)

○ "میں نے یہ کتابیں اسلام کے دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں بخوبی شائع کی ہیں اس کے علاوہ روم کے پایہ تخت' قسطنطنیہ' بلاد شام' مصر اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا' ان کی اشاعت کی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے' مجھے اس خدمت پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی کوئی نظیر کوئی مسلمان نہیں دکھلا سکتا۔" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم مصنف مرزا قادیانی)

○ "جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے' ویسے ویسے جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح و مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۷ مصنف مرزا قادیانی)

○ "میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد سوم ص ۱۹۶ مصنف مرزا قادیانی)

○ "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچادیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیرخواہ ہوجائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں' ان کے دلوں سے معدوم ہوجائیں۔" (تریاق القلوب ص ۱۵ روحانی خزائن ص ۱۵۶'۱۵۵ ج ۱۵ مصنف مرزا قادیانی)

○ "میں نے بیسیوں کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں' بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرف زر کثیر چھاپ کر بلاد اسلام میں پہنچائی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی سے لبالب ہیں۔" (عریضہ بعالی خدمت گورنمنٹ عالیہ انگریزی منجانب مرزا قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم ص ۶۵ مجموعہ اشتہارات ص ۳۶۷-۳۶۶' ج ۲)

○ "پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لئے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا' کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر ہے؟ کوئی نہیں۔" (کتاب البریہ اشتہار مورخہ ۲۰ ر ستمبر ۱۸۹۷ء ص ۷ روحانی خزائن ص ۸ ج ۱۳' مجموعہ اشتہارات ص ۲۶۳' ج ۲ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

اے مرزا قادیانی! تو ساری زندگی جہاد کو حرام حرام کہتا رہا اور یہی شیطانی ورد کرتا کرتا تو ہاویہ میں جا پہنچا...... تو نے سوچا تھا کہ تو ملت اسلامیہ کے شاہینوں کو کرگسوں میں تبدیل کردے گا...... جذبہ جہاد کو جب دنیا میں بدل دے گا...... شوق شہادت کو شوق سیم و زر میں منتقل کردے گا...... جنگجو قوم کو جنگ فرار قوم میں بدل دے گا...... اللہ کے آگے جھکنے والوں

باقی صفحہ ۲۱ پر

مفتی شیر محمد علوی 'لاہور

آہ! حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی

تحریک خدام اہل سنت پاکستان کے صوبائی امیر جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے بانی و مہتمم اور جامع مسجد گنبد والی جہلم شہر کے خطیب حضرت مولانا عبداللطیف جہلمی فاضل دیوبند ۲۷ اپریل ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۹ ذوالحجہ ۱۴۱۸ھ بروز پیر ۸۰ سال کی عمر میں انتقال فرماگئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون حضرت جہلمی نوراللہ مرقدہ ملک کے مقتدر اور جید علماء اور اکابرین اہل سنت میں سے تھے۔ اسلاف کی یادگار تھے' اپنے علم اور تقویٰ اور پرہیزگاری میں ممتاز تھے۔ حضرت کی وفات حسرت آیات اہل سنت والجماعت کے لئے عموماً" اور خدام اہل سنت کے لئے خصوصاً" بہت بڑا حادثہ اور سانحہ ہے کہ تحریک خدام اہل سنت ایک عظیم مربی اور شفیق بزرگ سے محروم ہوگئی۔

ابتدائی حالات:

حضرت" نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار حضرت مولانا محمد شادمان رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی اور پھر کچھ عرصہ لاہور کی قدیمی درسگاہ جامع فتحیہ اچھرہ لاہور میں زیر تعلیم رہے' اور پھر اعلیٰ تعلیم کے لئے ایشاء کی عظیم یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند (انڈیا) تشریف لے گئے اور دورہ حدیث شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ سے پڑھا۔

تعلیمی و تبلیغی خدمات:

فراغت کے بعد اپنے تعلیم و تبلیغ کے لئے جہلم شہر کو منتخب فرمایا' ابتداً آپ صرف جامع مسجد گنبدوالی کے امام و خطیب کی حیثیت سے تشریف لائے مگر اس کے بعد اپنے اخلاص اور تقویٰ اور خوش الحانی کے باعث پورے علاقے پر چھاگئے اور مسجد گنبدوالی بھی مولانا کی وجہ سے اہل سنت والجماعت کا عظیم مرکز بن گئی بلکہ جہلم شہر کی پہچان حضرت مولانا کی وجہ سے ہونے لگی۔

ابتدا ہی سے رفاقت کا تعلق شیخ طریقت وکیل صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین مدظلہم سے پیدا ہوا جو آخری وقت تک قائم رہا اور پوری زندگی اس میں کوئی کمی نہیں آئی' بلکہ مزید استحکام پیدا ہوتا گیا۔ اور حضرت قاضی صاحب مدظلہم کے معتمد خاص رہے۔ اسی وجہ سے جماعت تحریک خدام اہل سنت پاکستان کے صوبائی امیر اور مرکزی رہنما رہے۔

فتنوں کے خلاف اور قیدوبند:

حضرت اقدس قاضی مظہر حسین مدظلہ چونکہ فتنوں کے خلاف ننگی تلوار ہیں اور جو ان کے ساتھ جڑا وہ بھی ان کے رنگ میں رنگا گیا۔ چنانچہ حضرت جہلمی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی حضرت قاضی صاحب کی قیادت میں ہر قسم کے فتنوں کے خلاف چومکھی لڑائی لڑی اور ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوۃ میں ایک عرصہ دراز تک مختلف جیلوں میں قیدوبند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔ اور تحریک ختم نبوۃ ۱۹۷۴ء میں بھی جہلم میں بھرپور کردار ادا کیا۔

بیعت وارشاد:

فراغت تعلیم کے بعد آپ نے اپنا اصلاحی تعلق شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ سے قائم کیا مگر حضرت" کی وفات کے بعد قطب زمان شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ سے رجوع کیا اور تکمیل کے بعد حضرت لاہوری نے خلافت سے سرفراز فرمایا اور حضرت مولانا جہلمی" حضرت لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلہ قادریہ ہی میں مسترشدین کو بیعت فرماتے تھے۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں آپ کے متوسلین ملک اور بیرون میں پھیلے ہوئے ہیں۔

اخلاق کریمانہ:

حدیث نبویؐ کے پیش نظر آپ ہمیشہ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت فرماتے اور چھوٹوں کی حسب حال اصلاح فرماتے رہتے تھے۔

احقر سے ایک بار حضرت مولانا محمد امین صاحب صفدر مدظلہ نے بیان فرمایا کہ میں (مولانا محمد امین) ایک دفعہ حضرت کے پاس جہلم دفتر میں بیٹھا تھا کہ چکوال سے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین مدظلہ کا ٹیلی فون آیا۔ حضرت جہلمی باتوں میں مصروف تھے' مگر فون اٹھانے پر جب معلوم ہوا کہ حضرت قاضی صاحب کا فون ہے تو مولانا دو زانوں مئودب ہوکر بیٹھ گئے اور پورا فون دوزانوں بیٹھ کر سنا۔ یہ تھا مولانا رحمتہ اللہ علیہ کا بڑوں سے ادب۔ ابھی آخری جلسہ کے موقع پر احقر کو جو گرامی نامہ ارسال فرمایا اس میں احقر پر شفقت کا حال ملاحظہ فرمادیں۔ تحریر فرماتے ہیں:

محترم الحا قاری شیر محمد صاحب زیدت مجدکم
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف
اپنا سالانہ جلسہ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۵-۲۶ اپریل کو ہورہا ہے۔ اس میں آپ حسب سابق شرکت فرمادیں گے' عمرہ حج و زیارت کی مبارک باد۔ امید ہے دعاؤں میں یاد رکھا ہوگا۔

والسلام خادم اہل سنت
عبداللطیف عفی اللہ عنہ

پھر نوٹ کر کے تحریر فرماتے ہیں (حج و عمرہ و زیارت کی مبارک ہو دعاؤں میں یاد رکھا ہوگا اور یاد رکھیں گے۔)

وفات حسرت آیات:

جامعہ حنفیہ کا سالانہ جلسہ پوری شان و شوکت کے ساتھ ہوا اور آخری اجلاس میں حضرت نے مدرسہ کا سالانہ حساب و کتاب پیش فرمایا فارغین کی دستار بندی ہوئی اور ان کو سندات دی گئیں۔ جلسہ کے بعد مولانا نے سب مہمانوں کو رخصت فرمایا اور اگلا دن یعنی پیر ۲۷ اپریل گزرا کہ حضرت نے عصر کی نماز کے لئے وضو فرمایا۔ وضو فرما کر اٹھے تو اچانک غشی آئی اور گرے اور جان (روح) قفس عنصری سے پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی اور اسی وقت سے عقیدت مند جو ابھی جلسہ سے واپس ہوئے تھے دوبارہ جہلم آنا شروع ہوگئے اور بروز منگل صبح نو بجے اسٹیڈیم جہلم میں نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں ہزارہا لوگوں نے شرکت کی اور اس اجتماع عظیم میں علما' وکلا' تاجر' سیاستدان ہر قسم کے لوگ شریک ہوئے اور امامت کے فرائض آپ کے قدیم ترین رفیق اور تحریک خدام اہل سنت پاکستان کے امیر حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہم نے سرانجام دیئے۔ اور جنازہ سے قبل حضرت قاضی صاحب اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہ نے مولانا کے محاسن بیان فرمائے اور لوگوں کو صبر کی تلقین فرمائی اور نماز کے بعد میت کو آپ کے آبائی گاؤں ککنر تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی لے جایا گیا اور اس طرح آپ کو ہزاروں عقیدت مندوں نے اپنے والد بزرگوار کے پہلو میں دفن کیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آپ کی یادگار:

آپ نے بطور یادگار ہزاروں عقیدت مند شاگرد چھوڑے مگر سب سے بڑی یادگار آپ کا قائم فرمودہ جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام ہے جس میں درجہ قرآن پاک سے لے کر دورہ حدیث شریف تک تعلیم ہو رہی ہے اور جہلم اور اس کے مضافات کے علاوہ دوسرے اضلاع اور آزاد کشمیر وغیرہ علاقوں میں تقریباً" تیس شاخیں ہیں جن کی مولانا مرحوم نگرانی فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ان مراکز کو قیامت تک قائم اور آباد رکھے۔ (آمین)

اسی طرح آپ کے دو صاحبزادے بھی یادگار ہیں مولانا قاری حبیب احمد عمر سلمہ جو کہ مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے فارغ التحصیل اور حضرت مولانا سرفراز خان صاحب مدظلہ کے داماد ہیں۔ ماشاء اللہ حضرت کی طرح اپنے اندر انتظامی صلاحیتیں خوب رکھتے ہیں اور اب جامعہ حنفیہ کے وہی مہتمم ہیں۔ قاری سہیب احمد سلمہ آپ درجہ تجوید قرات میں مدرس ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان یادگاروں کی حفاظت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

●●

بقیہ: نبی کیوں بنایا گیا؟

کو فرنگی کے سامنے جھکا دے گا..... لیکن....

مرزا قادیانی...... دیکھ....... ملت اسلامیہ نے اسی جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر اور شہادتوں کے جام پی کر تیرے آقا انگریز ملعون کی حکومت کا ہندوستان سے بستر گول کر دیا اور اسے دھکیل کر برطانیہ پہنچا دیا..... اور پھر اسی سرزمین پر ایک آزاد اسلامی ملک "پاکستان" کی بنیاد رکھی۔ پھر پاکستان میں ایک جہادی تحریک چلا کر تیرے شیطانی چیلوں کو پارلیمنٹ کے ذریعے کافر قرار دلایا...... اور پھر ایک اور جہادی یلغار کر کے تیرے پوتے اور نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر کو پاکستان سے بھگا کر تیرے آقا کے ہاں برطانیہ پہنچا دیا اور اب اس کا تعاقب کرتے ہوئے برطانیہ پہنچ چکے ہیں...... برطانیہ کے شہروں میں ختم نبوت کے دفاتر کھل چکے ہیں...... ختم نبوت کانفرنسیں ہو رہی ہیں اور برطانیہ کی فضاؤں میں ختم نبوت زندہ باد کے نعرے گونج رہے ہیں تاکہ انگریز بھی سن لے کہ اس کی جھوٹی نبوت کے تار و پود بکھر چکے ہیں۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

مرزا قادیانی! دیکھ...... جن مسلمانوں سے تو نے جذبہ جہاد چھیننے کی کوشش کی تھی..... انہی مسلمانوں نے جذبہ جہاد سے لیس ہو کر دنیا کی دوسری سپرپاور روس کے پرخچے اڑا دیئے اور آج بھی چیچنیا کا مسلمان...... کشمیر کا مسلمان..... فلسطین کا مسلمان....... بوسنیا کا مسلمان...... بلغاریہ کا مسلمان اور دیگر کئی ملکوں کے مسلمان جذبہ جہاد سے لیس' کفار سے برسرپیکار ہیں...... اور عنقریب جہاد کی برکت سے وہ وقت آنے والا ہے جب پوری دنیا پر مسلمانوں کی حکومت ہوگی..... اور پورے عالم میں اسلام کا پرچم لہرائے گا۔ (انشاء اللہ العزیز)

●●

محمد اشرف کھوکھر

تبصرۂ کتب

نام کتاب : شان سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

نام مصنف : عبدالرزاق جاگڑا

ضخامت : ۳۰۰ صفحات

قیمت : ۱۲۵ روپے

ناشر : منور پبلشرز کراچی

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں وہ کشش ہے کہ ہر کوئی اس کی برکات حاصل کر سکتا ہے' ہر کوئی اپنی زندگی سنوار سکتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص نسبت ہونے کے ناطے یہ ہم سب کی ذمہ داری بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے "اسوۂ حسنہ" کو دنیا والوں تک پہنچائیں تاکہ وہ بھی اس سے فیضیاب ہو کر رب کریم کی رحمتیں سمیٹیں

جناب عبدالرزاق جاگڑا صاحب کو اللہ تعالی نے یہ توفیق بخشی کہ انہوں نے رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو بڑے دلچسپ' سلیس اور محققانہ انداز میں "شان سید المرسلین و خاتم النبیین" کی صورت میں پیش کی ہیں' موصوف کی یہ کوشش قابل ستائش ہے۔ یہ اس لئے بھی کہ اس وقت دنیا ایک عجیب کشمکش اور بے اطمینانی میں مبتلا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسانیت ایک آتش فشاں پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کی بربادی کے لئے صرف ایک معمولی جھٹکے کی دیر ہے' اس صورت حال میں رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے "اسوۂ حسنہ" اور آپ کی تعلیمات کو اس لئے بھی عام کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ یہی انسانیت کے لئے دارین کی فوز و فلاح کا ذریعہ ہے۔ دعا ہے کہ مؤلف موصوف کی یہ کوشش و کاوش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو اور مؤلف موصوف اور قارئین کے لئے بروز قیامت شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے۔ (آمین)

نام کتاب : کذاب یمامہ سے کذاب قادیان تک ۲۲ جھوٹے نبی

مؤلف : نثار احمد خان فتحی

ضخامت : ۲۲۴ صفحات

قیمت : درج نہیں

پیش لفظ : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ (نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' پاکستان)

زیر نظر کتاب میں جناب نثار احمد فتحی صاحب نے رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد رسالت سے لے کر آج تک کے بائیس خود ساختہ جھوٹی نبوت کے دعویداروں کے دلچسپ اور عبرتناک واقعات مستند تاریخی حوالوں سے مختصر مگر جامع پیش کئے ہیں۔ کتاب ہذا کے بارے میں الشیخ الکریم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے جو کچھ تحریر فرمایا ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن کریم اور احادیث متواترہ کی بنا پر امت مسلمہ کا قطعی عقیدہ چلا آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین (آخری نبی) ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعوی کرے گا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دجال و کذاب ہے۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور حیات کے آخری حصے میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے جھوٹا دعوی نبوت کیا۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض الموت طاری ہوئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیائے رفتنی و گزشتنی کو الوداع کہہ کر رفیق اعلیٰ سے جا ملے تھے۔ اس بیماری کے اثنا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں میں دو کنگن ہیں۔ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نفرت محسوس ہوئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعبیر یہ فرمائی کہ اس سے مراد یہ دونوں دجال ہیں اور یہ کہ میرے جاں نثاروں کے ہاتھوں انجام بد کو پہنچیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئی کے مطابق اسود عنسی حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اور مسیلمہ کذاب' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لشکر کے سپاہی "وحشی رضی اللہ عنہ" کے ہاتھوں جہنم رسید ہوئے۔

جھوٹے مدعیان نبوت کے دجل و کذب کا جو سلسلہ اس وقت شروع ہوا تھا' آج مرزا غلام احمد قادیانی تک اس کا تسلسل جاری ہے۔ غرض

باقی صفحہ ۲۶ پر

اخبار ختم نبوت

توہین رسالت کی منسوخی کے مطالبہ پر شدید غم و غصہ

ایبٹ آباد رپورٹ (ایچ ساجد اعوان)

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کا ایک نہایت اہم اجلاس خطیب ہزارہ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن کی زیر صدارت مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں منعقد کیا گیا۔ شرکاء اجلاس نے عیسائیوں کی طرف سے قانون توہین رسالت کی منسوخی کے مطالبہ پر شدید ترین غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ امت مسلمہ کے خلاف نبرد آزمائی اور حرب و ضرب کے مترادف ہے اور توہین رسالت کے لئے کھلا لائسنس طلب کرنا ہے اس اشتعال انگیز مطالبہ کے خلاف جنگی بنیادوں پر لائحہ عمل مرتب کرنا ہوگا اور ایسے بدمست اور جارح فرقہ کو مسکت جواب دینا اقرب الی القیاس ہے۔ شرکائے اجلاس نے کہا جب کوئی گروہ کسی کی جان یا مال پر حملہ کرتا ہے تو دفاع کے لئے اسلحہ اٹھانا ضروری ہو جاتا ہے۔ مسلمان اپنی جان' مال اور عزت سے زیادہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے جذباتی طور پر فکر مند رہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی طرف خیرہ چشمی کرنا مسلمہ امہ کو محاربہ پر اکساتا ہے اور ملک عزیز کو خانہ جنگی کی طرف دھکیلنا ہے' اجلاس میں متفقہ طور پر حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ عیسائیوں کے ان اشتعال انگیز مظاہروں پر فوری طور پر پابندی عائد کی جائے اور ان سرپھروں کو لگام دی جائے ورنہ ان کی ہر اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں بلکہ گولی سے دیا جائے گا۔ اور پاکستان کے کسی چوک یا گرجا میں ان کی جان اور مال محفوظ نہیں رہیں گے۔ اجلاس سے مولانا شفیق الرحمٰن کے علاوہ مولانا پروفیسر سید افسر علی شاہ' مولانا عبدالرشید صدیقی' مولانا حمیدالدین' مولانا فیض رسول' مولانا سید اکبر علی شاہ' مولانا شیر محمد' مولانا حسین احمد' وقار گل جدون' شیخ خالد عظمت' سید مجاہد علی شاہ' انجم نواز خان جدون اور ساجد اعوان نے خطابات کئے۔ اس موقع پر تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس سٹی ایبٹ آباد کی تشکیل نو بھی عمل میں لائی گئی۔ عہدیداروں میں صدر انجم نواز خان جدون' سینئر نائب صدر شیخ خالد عظمت' نائب صدر جہانگیر خان' جنرل سیکریٹری اعجاز احمد' ڈپٹی جنرل سیکریٹری محمد جاوید خان' جوائنٹ سیکریٹری وصی الدین صدیقی' سیکریٹری نشرو اشاعت منظور احمد' فنانس سیکریٹری مخدوم زادہ عارف حسین شاہ' رابطہ سیکریٹری فیصل خان اور آفس سیکریٹری اقبال حسین کاوش شامل ہیں۔ جبکہ سرپرست مولانا حمیدالدین اور سٹی یونٹ کے قانونی مشیر توقیر رحمٰن ایڈووکیٹ مقرر کئے گئے۔ نو منتخب اراکین نے تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنا آخری قطرہ خون بہادینے کے عزم کا اظہار کیا اور اس موقف کے لئے مٹنے اور مٹادینے کا عزم مصمم اختیار کیا۔

اللہ کے بندے حشمت حبیب ولد حزیمہ ہما حشمت شہید کی جانب سے عوام کے خادمین محترمی محمد رفیق تارڑ صدر پاکستان' محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان اور سید غوث علی شاہ وزیر تعلیم کے نام

۷ مئی ۱۹۹۸ء یوم عاشورہ

السلام علیکم!

بلا تبصرہ چند اخباری تراشے اور ایک رپورٹ بھیج رہا ہوں حزیمہ حشمت کے قتل کو چھپانے کی سازش کی کبار میڈیکل رپورٹ متاثر کرنے کے لئے قاتل مافیا انتظامیہ کی بے بسی اور مجرمانہ غفلت کی بناء اس قدر دلیر ہوگیا کہ ڈاکٹر انوارالحق کو ہائیکورٹ نے بورڈ کی سربراہی سے علیحدہ کردیا۔ آپ تینوں اب تک قتل میں براہ راست ملوث فرحت مجتبیٰ' ناہید کوثر' آصف منیر اور فرخ جنید کو معطل نہ کرسکے۔ آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟ یہ آپ جانتے ہیں۔ ہمیں بیٹی کے قاتل درکار ہیں۔ انہیں کیفر کردار تک پہنچائیں یا پھر کہہ دیں کہ آپ سب مجبور اور بے بس ہیں تاکہ ہم براہ راست اپنے خالق سے رجوع

کریں۔

والسلام آپ کا
حشمت حبیب

۱۵ر مئی ۱۹۹۸ء

محترمی وزیر اعظم پاکستان!

سلام مسنون! اس امید کے ساتھ کہ یہ خط اور لف آپ تک پہنچ جائے گا' میں جنگ کے رپورٹر حنیف خالد کی ایک دو کالمی خبر کا تراشہ بھیج رہا ہوں۔ یہ خبر ہی اس بات کا مکمل ثبوت ہے کہ حذیمہ حشمت کے قاتل متحد ہو کر اس قتل کو دبانے کے لئے کیا منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ اسی رپورٹر نے کئی ایک بے بنیاد خبریں دیں تاکہ نوکر شاہی ان خبروں کو بنیاد بنا کر سری وزیر تعلیم اور آپ تک پہنچا سکی اور پھر آپ سب بے بس ہوگئے۔ قاتلوں سے وفاداری کا

عہد نبھانے میں وزیر تعلیم غوث علی شاہ کا دو کالمی فرضی انٹرویو چھاپ کر قاتل گروہ کو بے گناہ کے قصور قرار دے دیا۔ جب وزیر موصوف نے تردید دی تو چند سطریں شائع کر دیں۔ بہرحال اس خبر سے ہی قاتل مافیا کی مکمل نشاندہی ہو جاتی ہے۔ عدالت عالیہ ڈاکٹر انوار الحق کو میڈیکل بورڈ کے سربراہی سے ہٹا چکی ہے۔ جنگ کے ذمہ داران اور اس کے رپورٹر نے دانستہ طور پر جو بے بنیاد خبریں شائع کی ہیں' اس نقصان کے تدارک کے لئے میں نے اپنے وکلاء کو ہدایت کر دی ہے کہ ان سب کے خلاف فوجداری اور دیوانی کارروائی کریں۔ تاہم میں آپ کے علم میں یہ حقیقت لانا چاہتا ہوں کہ نوکر شاہی نے آپ کو حقائق سے اس حد تک لاعلم رکھا کہ آپ میرے خطوط بھیجنے کے باوجود قاتل مافیا کے ارکان کو معطل بھی نہ کر سکے۔ اس میں کیا مصلحت ہے یہ آپ جانتے ہیں؟ بہرحال اب نوکر شاہی نے چار ہزار طالبات کے تحفظ کو بھی داؤ پر لگانے کی سازش کی ہے اور یہ خبر اس سازش کی ایک کڑی ہے' کیونکہ محکمہ تعلیم میں اتنا قحط نہیں ہے کہ ان چار گریڈ گزیدہ ملزمان کے علاوہ محکمہ تعلیم کے تمام اساتذہ ہی نااہل اور ایف سیون ٹو کالج نہیں چلا سکتے۔ حزیمہ حشمت کے قتل کے کڑیاں ایک ایک کر کے سامنے آچکی ہیں اور وہ وقت اب بہت قریب ہے جب عدالت ملزمان کو قاتل قرار د جب ملزمان مجرم قرار پانے کے بعد پھانسی کے تختہ پر جھول جائیں گے تو کیا محکمہ تعلیم اس کالج کو بند کر دے گا؟ اِی آدمی بھی جب حقائق سناتا ہے تو یہ کہہ کر اٹھتا ہے کہ یہ کھلا قتل ہے اور انتظامیہ اور پولیس کی نااہلیت نے قاتلوں کو کھلا چھوڑ دیا ہے۔ یہ انتظامیہ پولیس سپریم کورٹ پر دھاوا بولنے والوں کی ویڈیو فلم دیکھ کر بھی تفتیش میں یہ کہتی ہے کہ کوئی ثبوت شہادت نہیں ملی وہ اس قتل کی تفتیش میں کیا رپورٹ دے گی۔

محترمی وزیر اعظم! ہمیں قاتل درکار ہیں

آپ اپنی ذمہ داری محسوس کریں ورنہ ہمیں نوائے وقت کی اس رپورٹ پر یقین کرنا پڑے گا کہ آپ کو چار گز کے فاصلے کے بعد کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اس واقعہ پر قومی اسمبلی میں ایک گھنٹہ سے زائد بحث ہو چکی ہے وہ تو شاید آپ کی سماعت تک پہنچی ہوگی۔ امید ہے کہ خبر کا تراشہ آپ تک اس خط سمیت پہنچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قوت فیصلہ دے اور آپ قاتلوں تک پہنچنے میں ہم سے تعاون کریں۔

والسلام آپ کا
حشمت حبیب

بلوچستان میں قرآن مجید کی بے حرمتی کا افسوسناک سانحہ

دیوبند سے: محمد سرور کاکڑ

مورخہ ۲۴ اپریل کو واقع جناح روڈ پر ایک ہوٹل میں انتہائی افسوسناک اور ناقابل معافی جرم سرزد ہوا جس کے بارے میں اخبارات میں بھی خبر شائع ہوئی' مگر میں آپ کو اس جرم کی اصل تفصیل سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں اس کیس میں مدعی ہوں اور جو کچھ پیش آیا اس کا چشم دید گواہ بھی ہوں۔ میں بعد از نماز جمعہ مسجد سے اپنی دکان کی طرف آرہا تھا کہ راستے میں گلی میں موجود میرا پڑوسی غلام حسین گیلانی نالی میں ہاتھ مار رہا تھا مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا اور میں نے اپنے دوست سے دریافت کیا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ حاجی صاحب نالی میں قرآن کریم کے شہید کردہ صفحات موجود ہیں جنہیں میں نکال رہا ہوں۔ یہ سن کر مجھے بہت غصہ اور صدمہ ہوا اور میں بھی اس کا اس کام میں ہاتھ بٹانے لگا نالی میں موجود قرآن پاک کے کاغذات نکالنے کے بعد میں مسجد میں واپس گیا کیونکہ مجھے شک ہوا کہ کاغذات مسجد کی طرف سے بہہ کر نالی میں آرہے ہیں میرے پاس نالی سے نکالے ہوئے قرآن حکیم کے شہید شدہ کاغذات موجود تھے جو میں نے امام مسجد کو دکھائے اور ان کے ساتھ غم و غصہ کا اظہار کیا۔ مولانا صاحب نے کہا کہ مسجد سے کاغذات نالی میں نہیں جا سکتے تو میں نے مولوی صاحب کو وہ جگہ دکھائی جہاں سے کاغذات نکالے گئے تھے جب تک میں مولوی صاحب کو اس جگہ تک لایا' وہاں سینکڑوں لوگ جمع ہو چکے تھے اور نالی میں سے قرآن حکیم کے شہید شدہ مزید ٹکڑے نکال رہے تھے۔ باریک بینی سے مشاہدہ کرنے کے بعد پتہ چلا کہ نالی میں ٹکڑے ہوٹل کے بالائی منزل کے ایک کمرے سے پائپ کے ذریعے نالی میں پھینکے جا رہے ہیں۔ یہ پتہ چلتا تھا کہ میں مولوی صاحب اور فائیو اسٹار مارکیٹ کے چند دکانداروں کے ہمراہ ہوٹل کے منیجر کے پاس گیا اور اس کو صورتحال سے آگاہ کیا۔ منیجر نے وہ جگہ دیکھنے کے بعد کہا کہ یہ پائپ ہمارے ہوٹل کے کمرہ نمبر ۶ سے آرہا ہے جب ہم منیجر کے ہمراہ

متعلقہ کمرہ میں گئے تو ایک آدمی کو موجود پایا جس کے سر کے بال شیو' مونچھیں یہاں تک کہ بھنویں بھی ریزر سے کٹی ہوئی تھیں ہمیں دیکھ کر وہ کچھ گھبرا گیا ہمارے استفسار پر اس نے قرآن حکیم کے ٹکڑے بہانے کی عجیب سی داستان پیش کی۔ اس کی کہانی کو نظر انداز کر کے میں کمرے میں موجود ٹائلیٹ میں گھس گیا تو سامنے موجود بالٹی میں قرآن حکیم کے شہید شدہ دس پندرہ صفحات موجود ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھے بہت صدمہ ہوا' اس پر بس نہیں میری مزید تلاش پر ٹائیلٹ میں بھی نعوذباللہ کچھ صفحات موجود تھے جنہیں دیکھ کر میرے رو نگٹے کھڑے ہوگئے۔ وہ تمام کاغذات میں نے اٹھالئے اور کمرے میں واپس آکر منیجر اور مولوی صاحب اور دو تین مزید افراد کی موجودگی میں مجرم کے بیگ کی تلاشی لی جس میں سے ۴ عدد چیک بکس الائیڈ بینک آف پاکستان' ۲ عدد چیک بکس پرائم بینک کی اور ایک بک ڈالرز کے حساب کی اور ایک عدد پے آرڈر موجود تھا۔ مجرم نے ہمارے پوچھنے پر خود کو افغانستان کا رہائشی سلیمان خیل بتایا۔ میں نے طالبان کے حوالے کرنے کی دھمکی سن کر اس نے اپنا بیان بدل کر خود کو پشاور کا رہنے والا ظاہر کیا اور پاکستانی شناختی کارڈ دکھایا۔ اسی اثنا میں منیجر نے ہوٹل کے مالک کو بلالیا ہم لوگ ہوٹل کے مالک کے ساتھ کچہری گئے وہاں ہماری ڈی ایس پی حبیب اللہ شیرانی' مجسٹریٹ غلام نبی بلوچ' ایس ڈی ایم نسیم لنڑی' اور مجسٹریٹ ذوالفقار افغانی سے ملاقات ہوگئی اور ہم نے ان کو اس جرم سے آگاہ کیا۔ تو ڈی ایس پی شیرانی اور مجسٹریٹ غلام نبی بلوچ اسی وقت ہمارے ساتھ موقع پر پہنچ گئے ہم نے ان کو تمام حالات اور تفصیلات بتادیں۔ انہوں نے فوراً" مجرم کو گرفتار کر کے متعلقہ تھانے پہنچادیا اور اس کا سامان قبضے میں لے لیا گیا۔ اس کارروائی کے دوران ہی خطیب قاری انوار الحق حقانی اور صوبائی وزیر حاجی ابراہیم خان اچکزئی بھی موقع پر پہنچ گئے اور مجرم کو کیفر کردار تک پہنچانے کا وعدہ کیا۔ ہماری حکام سے اپیل ہے کہ ایک اسلامی مملکت میں اس قسم کا گھناؤنا جرم کرنے والے مجرم کو جو کہ کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں ہے کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ اس قسم کی گستاخی کرنے کی کوئی بھی جرات نہ کرسکے۔

فوجی شوگر ملز کھوسکی کے متعصب قادیانی جی ایم کا تبادلہ

گولارچی (نمائندہ خصوصی) کھوسکی فوجی شوگر ملز کے متعصب قادیانی جی ایم عبدالغفور احسان کو جی ایم کے عہدے سے ہٹاکر اسلام آباد مرکزی آفس میں طلب کرلیا گیا ہے اور نئے مسلمان جی ایم نے چارج سنبھال لیا ہے۔ یہ فیصلہ ضلع بدین کے مسلمانوں اور خصوصی طور پر کھوسکی شادی لارج کے مسلمانوں کے مسلسل احتجاج پر کیا گیا۔ عبدالغفور احسان بلوچ ایک انتہائی متعصب قادیانی آفیسر تھا' اس کے سامنے صرف اور صرف قادیانیت کی تبلیغ تھی۔ اس سے پہلے یہ مذکورہ قادیانی شخص پنوں عاقل چھاؤنی اور بدین میں فوج کے ایک اعلیٰ عہدے پر متمکن رہا' اس وقت بھی یہ اپنے تمام سرکاری ذرائع قادیانیت کے لئے ہی بروئے کار لایا کرتا تھا اور ضلع بدین کے علاقوں میں قادیانیوں کے پروگراموں میں شریک ہوتا اور اسی طرح ضلع بدین میں بریگیڈیر ہوتے ہوئے اس نے شادی لارج کے قریب ایک پروگرام میں شرکت کی' فوج کے ادارے پہلے اس کے ان کاموں سے پریشان تھے۔ اب ان کو ثبوت مل گیا' ادھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شادی لارج کے مجاہد جناب صوفی محمد خان نے یہ رپورٹ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر پہنچائی اور اس کے ساتھ جناب عبدالتواب نمائندہ خصوصی ہفت روزہ تکبیر نے مکمل رپورٹ اور اس جلسہ کی تصویر حاصل کی۔ اس پر جناب عبدالتواب صاحب نے ہفت روزہ تکبیر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت میں صدائے احتجاج بلند ہوئی۔ اس وقت فوج کے سربراہ جناب عبدالوحید کاکڑ صاحب تھے' جب پوری مصدقہ رپورٹ ان تک پہنچی تو جناب کاکڑ صاحب نے عبدالغفور احسان بلوچ کو فوری طور پر اس کو فوج سے برطرف کردیا۔ سابق صدر جناب لغاری صاحب کا زمانہ تھا اور یہ قادیانی لغاری صاحب کی علاقہ ڈیرہ غازیخان کا رہنے والا ان کا قومی بھائی تھا تو جناب لغاری صاحب نے پھر ایک بار اس شخص کو فوجی شوگر ملز کھوسکی میں مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کے لئے جی ایم بناکر بھیج دیا۔ اب اس شخص نے اس عہدے کو بھی قادیانیت کے لئے مصروف عمل رکھا اور ملز میں مسلمانوں کو تنگ کرتا اور اس کے ساتھ ملز میں اہم عہدوں پر قادیانیوں کو بھرتی کرنا خاص کر اپنے رشتہ دار اور کوئی کام ہو تو اس نے یہ اعلان کیا تھا کہ چوہدری سالم قادیانی کی سفارش لے کر آئے اس کے ان کاموں کی وجہ سے پورے سندھ میں عمومی طور پر اور کھوسکی شادی لارج بدین گولارچی میں خصوصی طور پر اضطراب پایا جاتا تھا اور اس سلسلہ میں کھوسکی میں مولانا محمد عبداللہ سندھی کی قیادت میں کئی بار احتجاجی مظاہرے بھی ہوئے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت کئی ایک ختم نبوت کانفرنسیں بھی جناب مولانا عبداللہ سندھی اور مولانا عبدالحمید حیدری نے خوب احسن انداز سے قادیانیوں کا اور اس جی ایم کا مقابلہ کرنے کے لئے کمربستہ ہوگئے اور اس دوران مجلس

تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مولانا محمد علی صدیقی ضلع بدین کے لئے مبلغ بن کر آئے اور پھر ایک حکمت عملی کے ساتھ کام شروع کیا۔ شادی لارج میں ختم نبوت کانفرنس اور کھوسکی میں مختلف جمعہ کے اجتماعات میں صدائے احتجاج بلند کی اور اس کے ساتھ ساتھ صوفی محمد خان' محمد صفدر صدیقی اور مولانا عبدالحمید حیدری نے اخبارات اور ٹیلی گرام حکومت کو روانہ کئے تو اس مسلسل احتجاج پر مئی ۹۸ء میں عبدالغفور صاحب بلوچ کے اسلام آباد تبادلہ کے آرڈر ہوگئے اور نئے جی ایم نے فوجی شوگر ملز کھوسکی کا چارج سنبھال لیا۔ یوں ضلع بدین میں قادیانیوں کی مزید سرگرمیاں ماند پڑ گئیں' اب دیکھنا یہ ہے کہ حکومت اس شخص کے ساتھ کیا کرتی ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے توقع رکھتے ہیں کہ حکومت پاکستان خصوصاً" صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ صاحب اس مسئلہ میں خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے اس شخص کے اول سے لے کر آخر تک کا ریکارڈ چیک کیا جائے اور اس ریکارڈ کی روشنی میں اس کو فوری طور پر نوکری سے معطل کرے' اس کو اس کے شہر ڈیرہ غازی خان روانہ کیا جائے۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے راہنماؤں مولانا احمد میاں حمادی' شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی' مولانا بشیر احمد سکھر مولانا محمد ناصر جمال اللہ الحسینی' مولانا راشد مدنی' مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا عبدالسلام' مولانا محمد عبداللہ سندھی' مولانا عبدالحمید حیدر' صوفی محمد خان' محمد صفدر صدیقی مولانا عبدالستار چاوڑا' مولانا عبدالکریم' مولانا عبدالرزاق میمن' مولانا خان محمد' قاری عبدالرزاق' مولانا محمد رمضان' مولانا غلام غوث' قاری محمد طاہر' مولانا اکرام الحق خیری' مولانا محمد اسلم مجاہد ختم نبوت' ماسٹر عبدالواحد' جناب مستری محمد برکت علی' محمد حنیف' جناب بشیر قلندر' محمد سلطان قیصر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے سرپرست حاجی حمیداللہ خان امیر مولانا حکیم محمد عاشق' ناظم اعلیٰ محمد سعید انجم' مولانا عبدالخبیر ہزاروی' حاجی ولی محمد' محمد حنیف آرائیں' مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی' قاری سید علی حیدر شاہ' نوجوانان ختم نبوت جناب فقیر محمد' عبدالمجید گل' محمد عارف گل' چوہدری محمد صفدر' ملک لطف' ملک احمد' جناب محمد اسلام مجاہد' محمد راشد اور دیگر ساتھیوں نے قادیانی جی ایم کے تبادلہ پر حکومت کا شکریہ ادا کیا نیز مطالبہ بھی کیا کہ اس قادیانی کا پورا ریکارڈ چیک کرے اس کو فوری طور پر برطرف کردیا جائے۔

"رشتہ دار"

مولانا غلام رسول کھوکھر

رشتہ دار کا حق ادا کرنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں اور اگر حق ادا نہ ہو تو اسے قطع رحمی کے نام سے پکارتے ہیں' تمام رشتے والدین کے تعلق سے اور بالخصوص والدہ کی نسبت سے ہوتے ہیں۔ اس لئے رشتہ داری کو رحم کہا جانے لگا (رحم ماں کا پیٹ) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے حق کے بعد والدین اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جتنا قریبی تعلق ہوگا' اتنا ہی زیادہ حق ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر کوئی اپنی عمر اور روزی میں وسعت چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے قطع رحمی کی سزا مل کر رہے گی تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ معاف نہ کرے جو رشتے ملائے رکھتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ملائے رکھتا ہے۔" ماں زندہ نہ ہو تو خالہ سے نیک سلوک وہی درجہ پاتا ہے' صلہ رحمی سے مراد یہ ہے کہ بدسلوک کے بدلے میں نیک سلوک کیا جائے۔ پھر یہی نہیں کہ رشتہ داروں سے برتاؤ اچھا ہو بلکہ حتی المقدور اپنا مال ان پر خرچ کرنا بھی صلہ رحمی میں شامل ہے' امیر شخص کا فرض ہے کہ وہ غریب رشتہ داروں کا خیال رکھے بلکہ ہر صاحب استطاعت شخص کی خیرات سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم ہوگی' پھر اگر بچے تو دوسرے لوگوں کو ملے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو اپنے عہد خلافت میں یتیموں کی پرورش ان کے رشتہ داروں پر جبراً" عائد کرتے تھے۔ پوری امت آپس میں ایک دوسرے کی رشتہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو رشتہ داری کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

بقیہ: تبصرہ کتب

یہ کہ بہت سے جھوٹے مدعیان نبوت نے امت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔

ان جھوٹے مدعیان نبوت کے حالات کو ہمارے مختلف علما نے ایک جگہ جمع کیا۔ محترم جناب حاجی نثار احمد خان فتحی (خلیفہ مجاز حضرت قاری فتح محمد رحمتہ اللہ علیہ) نے ان جھوٹے مدعیان نبوت کے حالات کو اس کتاب میں جمع کیا ہے اگرچہ آپ سے قبل "ائمہ تلبیس" کے نام سے حضرت مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمتہ اللہ علیہ نے بھی ان تمام کذابوں کے حالات جمع فرمائے تھے۔ ہمارے ممدوح محترم نے ان کے طرز نگارش کو نہایت آسان اور سلیس زبان میں "تلخیص" فرما کر امت کے لئے ایک بہترین ذخیرہ پیش کیا ہے' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور امت کے لئے نافع بنائے۔ (آمین ثم آمین)

نعت رسول مقبول ﷺ

نبی اکرم شفیع اعظم ﷺ کے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوف رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن تمہیں محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیر الانام لے لو!

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا ﷺ تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب مزار اقدس یہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

REGD. NO. SS-160

KHATM-E-NUBUWWAT

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

دنیا بھر میں

آپ کے

تجارتی و کاروباری

تعارف کا موثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وہائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

ہزاروں افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں

○ آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

○ ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروز حشر شافع محشر ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت، معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ ختم نبوۃ

پڑھئے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایم-اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340